PART - 6

(انگریزی کے مشہور ناول "The Da Vinci Code" کا اُردو ترجمہ)
مُقدّس پیالہ
محمّد سعید عمران

کرنا پڑے گا۔ اِس سے ہمارے پاس آنے والے نتائج تو کم ہوں گے مگر شاید اُن میں ہماری مطلوبہ معلومات ہوں''۔

لینگڈن نے سکرین پر دیکھا۔

Search for: Knight, London, Pope, Tomb

within 100 word proximity of: Grail, Rose, Sangreal, Chalice

''اِس میں کتنا وقت لگے گا؟'' سوفی نے پوچھا۔

''کم ازکم پندرہ منٹ تو لگ جائیں گے''

لینگڈن اور سوفی خاموش رہے۔ لیکن پامیلا کو یوں محسوس ہوا کہ یہ پندرہ منٹ اُن کیلئے ساری زندگی سے اہم ہیں۔

''آپ چائے پسند کریں گے؟'' پامیلا کھڑی ہوکر اپنے میز کی طرف جاتے ہوئے بولی۔ ''لی ٹیبنگ میری بنائی چائے بہت پسند کرتا ہے''۔

☆☆☆☆☆☆☆

لندن میں اوپس ڈائی کی عمارت ۵، اورمے کورٹ میں کینسگٹن سے تھوڑے فاصل پر تھی۔ سیلاس پہلے کبھی یہاں نہیں آیا تھا۔ عمارت کے باہر پہنچ کر اُسے احساس ہوا کہ وہ ایک پناہ گاہ کی کمی شِدّت سے محسوس کر رہا تھا۔ بارش کے باوجود ریمی نے اُسے عمارت سے کُچھ فاصلے پر اُتار دیا تھا تاکہ گاڑی کسی بڑی سڑک پر نہ آئے۔ اُسے بارش پسند تھی۔ اُسے یوں محسوس ہوا کہ اُس کی رُوح صاف سُتھری ہو رہی ہے۔ ریمی کے مشورے پر سیلاس نے اپنے پستول سے بھی چھٹکارا حاصل کر کے نہایت خوشی محسوس کر رہا تھا، اب وہ ہلکا پھُلکا محسوس کر رہا تھا۔ گھنٹوں بندھے رہنے کی وجہ سے اُس کی ٹانگیں ابھی بھی دُکھ رہی تھیں۔ لیکن سیلاس نے اِس سے بھی زیادہ درد اور بڑی تکلیفیں برداشت کی تھیں۔ اُس نے ٹیبنگ کے بارے میں سوچا جو کہ لیموزین کے پچھلے حصے میں بندھا پڑا تھا۔ وہ بھی اب شدید درد برداشت کر رہا ہوگا۔ سیلاس نے ریمی سے پوچھا تھا کہ وہ ٹیبنگ کے ساتھ کیا سلوک کرے گا تو اُس نے کندھے اُچکا کر جواب دیا تھا کہ یہ سوچنا معلّم کا کام ہے۔ بارش تیز ہوگئی تھی، اور سیلاس کی پوشاک بھیگ رہی تھی، اُس کے زخموں پر پانی یوں پڑ رہا تھا جیسے بھِڑیں کاٹ رہی ہوں۔ وہ پچھلے چوبیس گھنٹے کے تمام گُناہوں کو صاف کرنا چاہتا تھا۔ اُس کا کام مُکمل ہو چُکا تھا۔ وہ داخلی دروازے سے اندر برآمدے میں داخل ہوا، دروازہ کھُلا ہوا تھا اور یہ اُس کیلئے حیرت کی بات نہیں تھی۔ برآمدے سے وہ ایک چھوٹے سے ہال میں داخل ہوا، اوپری منزل سے ہلکی ہلکی موسیقی کی آواز آ رہی تھی۔ سیلاس کو لکڑی کی چھت سے اوپری منزل میں حرکت کا احساس ہو رہا تھا۔ سامنے بنی سیڑھیوں سے سفید لبادے میں ملبوس ایک آدمی نیچے اُتر رہا تھا۔ وہ نیچے اُتر کر سیدھا سیلاس کی طرف بڑھا۔ ''میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں؟''۔ اُس کی آنکھوں میں نرمی تھی۔

''شُکر یہ۔ میرا نام سیلاس ہے اور میں اوپس ڈائی کا رُکن ہوں''

''امریکی؟''

سیلاس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ''میں لندن میں بس ایک دِن کیلئے آیا ہوں۔ کیا میں یہاں آرام کر سکتا ہوں؟''

''آپ کو پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ تیسری منزل میں دو خالی کمرے ہیں۔ آپ جائیں میں آپ کیلئے چائے لے کر آتا ہوں''۔

سیلاس اُس کا شُکریہ ادا کر کے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ تیسری منزل پر اُسے خالی کمرہ ڈھونڈنے میں کوئی دُشواری نہ ہوئی۔ کمرے میں پُہنچ کر اُس نے اپنی پوشاک اُتاری اور گھُٹنوں پر جھُک کر دُعا مانگنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد اُسے کمرے کے باہر کسی کے قدموں کی آواز سُنائی دی مگر وہ دُعا میں مشغول رہا۔ دُعا ختم کر کے اُس نے دروازہ کھولا تو کمرے کے باہر ایک ٹرے میں چائے اور ڈبل روٹی پڑی ہوئی تھی۔ اُس نے ٹرے اُٹھائی اور کمرے میں آ گیا۔ کھانا ختم کر کے وہ ایک طرف پڑے قالین پر سو گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

پہلی منزل پر، فون کی گھنٹی سُن کر سیلاس کو خوش آمدید کہنے والے نے فون اُٹھالیا۔

''میں لندن پولیس سے بات کر رہا ہوں'' دوسری طرف سے آواز سُنائی دی۔ ''ہم ایک سفید رنگ کے راہب کی تلاش میں ہیں۔ ہمیں اشارے ملے ہیں کہ وہ اِس عمارت میں مُوجود ہے۔ کیا آپ نے اُسے دیکھا ہے؟''

آدمی کے چہرے پر حیرت اور خوف کے سائے پھیل گئے۔ ''ہاں، وہ یہیں ہے۔ مسئلہ کیا ہے؟''

''کیا وہ ابھی بھی عمارت میں ہے؟''

''ہاں وہ اوپر کمرے میں دُعا میں مصرف ہے۔ آخر ہوا کیا ہے؟''

''اُسے کمرے میں ہی رہنے دو'' دوسری طرف لہجہ تحکمانہ تھا۔ ''اپنی زبان بند رکھنا، میں پولیس بھیج رہا ہوں''۔

☆☆☆☆☆☆☆

سینٹ جیمز پارک، لندن کے وسط میں ایک سرسبز جھیل کی مانند ہے۔ یہ ایک عوامی پارک ہے جس کے ساتھ ویسٹ مِنسٹر، بکھنگم پیلس اور سینٹ جیمز پیلس واقع ہے۔ اِس پارک میں بادشاہ ہنری ہشتم شکار کھیلا کرتا تھا۔ لندن کی دھوپ میں لوگ یہاں پکنک منانے آتے ہیں اور اِس پارک کے تالابوں میں رہنے والے بگلوں کیلئے بھی خوراک لے کر آتے ہیں۔ یہ بگلے، بادشاہ چارلس دوئم کو اُس وقت کے رُوسی سفارتکاروں نے تحفے میں دیئے تھے، جن کی آگے چلنے والی نسلوں نے اِس پارک کی رونق میں خوبصورت اضافہ کیا تھا۔ مُعلّم کو آج پارک میں بگلے نظر نہیں آ رہے تھے۔ موسم ابر آلود اور ہوا تیز تھی، سمندر کی طرف سے آنے والی مرغابیوں نے پارک میں اودھم مچا رکھا تھا۔ صُبح کے وقت رہنے والی دُھند کے باوجود پارک سے پارلیمنٹ ہاؤس اور

گھنٹہ گھر کا منظر نہایت خوبصورت تھا۔ وہ پارک کے سرسبز احاطوں اور درختوں کے بیچ میں وہ عمارت کا دیکھ رہا تھا جہاں نائٹ کی قبر تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اُس نے ریمی کو اِس پارک میں آنے کو کہا تھا۔ اُس کی نظریں پارک کے داخلی دروازے کی طرف تھیں، اُسے وہاں سیاہ رنگ کی جیگوار لیموزین کھڑی نظر آئی۔ وہ آہست آہستہ قدم اُٹھاتا گاڑی کی طرف چل پڑا۔ جب وہ گاڑی کے پاس پہنچا تو ریمی نے پسنجر سیٹ والا دروازہ کھول دیا۔ مُعلّم نے اپنے کوٹ کی جیب سے برانڈی کی ایک بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن اُتار کر ایک گھونٹ لے کر گاڑی میں بیٹھ گیا۔ ڈھکن بند کر کے اُس نے بوتل اپنی گود میں رکھ دی۔ ریمی نے سائلنڈر ایک ٹرافی کی طرح اُٹھایا ہوا تھا۔ ''میں بس اِسے کھو ہی بیٹھا تھا''۔

''تُم نے اپنا کام نہایت اچھے طریقے سے کیا ہے''، مُعلّم بولا۔

''ہم نے نہایت اچھا کام کیا ہے'' ریمی نے جواب دیا۔ اُس نے سائلنڈر مُعلّم کے ہاتھوں میں پکڑا دیا۔

مُعلّم نے کافی دیر سائلنڈر کا معائنہ کیا ور پھر ریمی سے مُخاطب ہوا۔ ''اور پستول؟ کیا تُم نے اُس سے جان چھُڑا لی ہے؟''

''وہ وہیں پڑا ہے جہاں سے میں نے نکالا تھا''۔

''زبردست'' اُس نے بوتل کا ڈھکن اُتار کر ایک گھونٹ بھر کر ڈھکن بند کیا اور بوتل ریمی کو پکڑا دی۔ ''فتح کا جشن۔ اختتام نزدیک ہے''۔

☆☆☆☆☆☆☆

ریمی نے تشکرانہ انداز میں مُعلّم سے برانڈی کی بوتل پکڑی اور ڈھکن کھول کر گھونٹ بھرنے لگا۔ برانڈی کا ذائقہ نمکین سا تھا مگر ریمی اِس وقت نہایت فخر محسوس کر رہا تھا۔ وہ اور مُعلّم اب شراکت دار تھے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ وہ اونچائی کی طرف جا رہا ہے، اور وہ پھر کبھی مُلازم نہیں ہوگا۔ اُس نے شیشے سے باہر سینٹ جیمز پارک کے ایک تالاب کی طرف دیکھا۔ شاتیو ولاتے اب گُزرے زمانے کی کہانی لگ رہا تھا۔

اُس نے برانڈی کا ایک اور گھونٹ بھرا۔ اُسے اپنے خُون اور سارے جسم میں گرمی محسوس ہوئی۔ اُس نے اپنی بوٹائی کی گرہ ڈھیلی کی مگر اُسے عجیب سا احساس ہو رہا تھا۔ اُس نے بوتل واپس مُعلّم کو پکڑا دی۔ ''میرے خیال سے یہ میرے لئے کافی ہے''۔

مُعلّم بوتل ریمی کے ہاتھ سے لے کر بولا۔ ''صرف تُم ہی میری اصل شناخت جانتے ہو اور میں نے تُم پر بے پناہ اعتبار کیا ہے''۔

''ہاں''۔ گرمی کے احساس کی وجہ سے ریمی کو سانس لینا مُشکل ہو رہا تھا۔ ''اور یہ میرے ساتھ قبر میں جائے گی''۔

مُعلّم تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد بولا۔ ''مُجھے تُم پر یقین ہے'' سائلنڈر اور برانڈی کی بوتل جیب میں ڈال کر اُس نے ڈیش بورڈ کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اُسے کھول کر پستول نکال لیا۔ ایک لمحے کیلئے ریمی کو شدید خوف کا احساس ہوا مگر مُعلّم نے پستول اپنی جیب میں ڈال لیا۔

ریمی کو اپنے ماتھے پر پسینے کا احساس ہوا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ مُعلّم کا اگلا قدم کیا ہوگا۔

''میں جانتا ہوں کہ میں نے تُم سے آزادی کا وعدہ کیا تھا''، معلّم کی آواز میں دُکھ تھا۔ ''لیکن تُمہارے حالات دیکھتے ہوئے یہ سب سے بہترین فیصلہ تھا، جو میں کر سکتا تھا''۔

ریمی کو اپنے گلے میں سُوجن کا احساس ہوا۔ وہ سٹیرنگ پر جھُک کر کھانسنے لگا۔ اُسے یوں محسوس ہوا جیسے اُس کا سانس حلق میں پھنس گیا ہے۔ اُس نے چیخنے کی کوشش کی مگر اُس کی دبی دبی کراہیں گاڑی کے باہر کوئی بھی نہیں سُن سکتا تھا۔ برانڈی کا عجیب سا ذائقہ اب اُس کی سمجھ میں آ رہا تھا۔ اُسے قتل کیا جا رہا تھا۔ اُس نے بے یقینی سے مُعلّم کو دیکھا جو بڑے پُرسکون انداز میں بیٹھا گاڑی سے باہر دیکھ رہا تھا۔ ریمی کی آنکھوں کے سامنے اب دُھند چھا رہی تھی اور سانس لینا دُشوار ہو رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اُس نے مُعلّم کیلئے اتنا بڑا کام کیا اور اُس کا صلہ اُسے موت کی صورت میں مل رہا تھا۔ اُس نے سانس لینے کی کوشش کی۔ اُس کے ذہن میں سوال گونج رہا تھا کہ کیا مُعلّم شُروع سے ہی اُسے قتل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا یا پھر ٹیمپل چرچ میں جو کُچھ اُس نے کیا تھا اُس وجہ سے وہ اُس کا اعتماد کھو بیٹھا تھا۔ اُس کے جسم میں دہشت اور غُصہ دونوں ہی اکٹھے موجزن ہو رہے تھے۔ اُس نے مُعلّم کی طرف ہاتھ بڑھائے مگر اُس کے جسم اُس کا ساتھ چھوڑ چُکا تھا۔ اُس نے گاڑی کا ہارن بجانے کیلئے ہاتھ اُٹھایا مگر وہ حرکت نہ کر سکا۔ وہ گاڑی کی سیٹ پر ڈھیر ہو گیا، اُس نے اپنا گلا پکڑ لیا، اُس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا رہا تھا اور اُس کا دماغ اُس کا ساتھ چھوڑ رہا تھا۔ یکا یک اُس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

مُعلّم گاڑی سے اُتر گیا۔ اُس نے شُکر ادا کیا کسی کا دھیان اُس کی طرف نہیں تھا۔ اُس کے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا۔ اُسے ریمی کو قتل کرنے کا کوئی دُکھ نہیں تھا۔ ریمی خود اپنی موت کی وجہ بنا تھا۔ مُعلّم شُروع سے ہی یہ سوچتا رہا تھا کہ ریمی کو اپنا منصوبہ مُکمل ہونے کے بعد موت کے گھاٹ اُتار دے گا۔ مگر ٹیمپل چرچ میں خود کو سامنے لے آنا اِس فیصلے میں جلدی کا سبب بنا تھا۔ رابرٹ لینگڈن کا شاتیو ولاتے کی طرف جانا فائدے کے ساتھ ساتھ مسئلہ بھی بن گیا تھا۔ لینگڈن سنگِ کُلید لے کر اِس منصوبے کے مرکز میں آ گیا تھا جو خوشگوار حیرت کا باعث تھا لیکن وہ اپنے تعاقب میں پولیس بھی لے آیا تھا۔ ریمی کے فنگر پرنٹ نہ صرف سارے محل بلکہ باڑے میں موجود جاسوسی کے مرکز میں بھی تھے جہاں سے وہ اپنا کام کرتا تھا۔ اُس کی احتیاط کے سبب اُس کا تعلق ریمی سے ثابت نہیں ہو سکتا تھا۔ جب تک ریمی نہ بولتا، مُعلّم کا سُراغ لگانا مُشکل تھا، اور اب فکر کی یہ وجہ بھی ختم ہو گئی تھی۔ لیکن ابھی اُسے ایک اور مسئلے کو بھی نمٹانا تھا۔ وہ لیموزین کے پچھلے دروازے کی طرف بڑھا۔ پولیس کو کوئی اندازہ نہیں ہوگا کہ کیا ہوا ہے کیونکہ اِس واقعے کا کوئی گواہ ہی نہیں تھا۔ اُس نے اِدھر اُدھر نظر دوڑائی، کوئی بھئی اُس کی طرف متوجہ نہیں تھا۔ وہ لیموزین کے کُشادہ عقبی حصے میں داخل ہو گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

کُچھ دیر بعد، معلّم سینٹ جیمز پارک عبور کر رہا تھا۔ اب صرف دو کانٹے باقی تھے۔ رابرٹ لینگڈن اور سوفی نیویو۔ وہ دونوں مُشکل تھے مگر اُن پر قابو پایا جا سکتا تھا، لیکن اس وقت مُعلّم کی توجہ کا مرکز سائلنڈر تھا۔ اُس نے پارک کے دوسری طرف اپنی منزل

کو دیکھا۔ وہ نائٹ جس کا خاتمہ پوپ نے کیا تھا۔ جیسے ہی اُس نے یہ نظم سُنی تھی، اُسے جواب پتہ چل گیا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ دوسروں پر ایک برتری حاصل ہونے کی وجہ سے وہ جلد اپنی منزل پر پہنچ گیا ہے۔ اُس نے مہینوں سانئرَ کی گفتگو سُنی تھی، مُعلّم نے سانئرَ کے مُنہ سے کئی دفعہ اِس نائٹ کا ذکر سُنا تھا، سانئرَ کی نظر میں اِس نائٹ کا مرتبہ لیونارڈو ڈوانچی سے کم نہیں تھا۔ نظم میں نائٹ کا دیا ہوا حوالہ ایک نہایت آسان حوالہ تھا اگر اِس کی طرف کسی کی توجہ چلی جاتی۔ یہ سانئرَ کا ایک کارنامہ ہی تھا کہ اُس نے یہ سب اِتنا سادہ اور آسان رکھا تھا، مگر یہ بہت مُشکل بھی لگ رہا تھا۔ ابھی مُعلّم نے یہ پتہ چلانا تھا کہ سائلنڈر کھولنے کیلئے کیا کوڈ استعمال ہوگا۔ اور یہ بات وہ نائٹ کی قبر پر جا کر ہی معلوم کر سکتا تھا۔

وہ گول چیز جو اُس کے مقبرے پر موجود ہونی چاہیئے۔ معلّم نے اُس مشہور مقبرے کی تصویر ذہن میں لائی، ایک شاندار گولہ، جو گولہ قبر کے اوپر بنا ہوا تھا وہ تو قریباً مقبرے جتنا ہی بڑا تھا۔ مُعلم کیلیئے یہ ایک حوصلہ افزا بات بھی تھی مگر اُسے بھی معلوم نہیں تھا کہ مقبرے کے اوپر کونسا گولہ بنا ہوا تھا جو کہ ابمقبر ے کے پاس موجود نہیں۔ وہ سوچ رہا تھا کہ مقبرے کے قریب جا کر جائزہ لینے سے اِس کا جواب مِل سکتا ہے۔ بارش اب تیز ہوگئی تھی، اُس نے سائلنڈر بھیگنے سے بچانے کیلیئے اپنی دائیں جیب میں ڈال لیا ، پستول اُس کی بائیں جیب میں تھا۔ کُچھ دیر میں وہ لندن کی ایک نو سو سال پُرانی عمارت میں داخل ہو رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

بشپ ارنگروسا، بگن ہل ائر پورٹ پر طیارے سے نیچے اُتر رہا تھا۔ بارش سے بھیگتے ہوئے اُس نے اپنی پوشاک سنبھالی۔ اُسے اُمید تھی کہ کیپٹن فاش اُس کے استقبال کیلیئے موجود ہوگا مگر اُس کی بجائے ایک نوجوان برطانوی پولیس آفیسر چھتری لئے کھڑا تھا۔

''بشپ ارنگروسا، کیپٹن فاش نے مُجھے آپ کیلیئے یہاں چھوڑا ہے۔ اُن کا کہنا تھا کہ ہم سکاٹ لینڈ یارڈ چلیں۔ وہاں آپ محفوظ ہوں گے''۔

محفوظ؟ ارنگروسا نے ویٹیکن کے بانڈوں سے بھرے بریف کیس کی طرف دیکھا، وہ تو اِسے بھول ہی گیا تھا۔

''شُکریہ''۔ وہ پولیس کی گاڑی میں بیٹھ گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ سیلاس نجانے کہاں ہوگا۔ کُچھ دیر بعد گاڑی کے وائرلیس سے آواز سُنائی دی۔

۵۔ اورمے کورٹ

ارنگروسا جانتا تھا کہ یہ لندن میں اوپس ڈائی کا مرکز ہے۔

وہ ڈرائیور کی طرف مُڑا۔ ''مُجھے فورًا وہاں لے چلو۔ فورًا''۔

☆☆☆☆☆☆☆

لینگڈن کی نظریں ابھی تک سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ پانچ منٹ میں صرف دو نتائج سامنے آئے تھے۔ وہ متفکّر ہو گیا تھا۔ پامیلا گیٹم ساتھ والے کمرے میں لینگڈن اور سوفی کی درخواست پر کافی بنا رہی تھی۔ آخر کار کمپیوٹر سے ایک ہلکی سی بیپ سُنائی دی۔

''لگتا ہے کہ ایک اور نتیجہ بھی مل گیا ہے'' ساتھ والے کمرے سے پامیلا کی آواز سُنائی دی۔ ''اِس کا عُنوان کیا ہے؟''

لینگڈن نے سکرین پر نگاہ دوڑائی۔

Grail Allegory in Medieval Literature: A Treatise on Sir Gawain and the Green Knight

قرونِ وسطٰی کے ادب میں گریل کی داستان: سر گاوین اور سبز نائٹ پر مضامین

''سبز نائٹ کی داستان؟'' اُس نے پامیلا کو جواب دیا۔

''نہیں یہ بھی ٹھیک نہیں'' پامیلا بولی۔ ''لندن میں بہت کم دیومالائی سبز دیو دفن ہیں''

لینگڈن اور سوفی نہایت صبر سے سکرین کے سامنے بیٹھے تھے۔ ایک دفعہ پھر بیپ سُنائی دی۔

DIE OPERN VON RICHARD WAGNER

رچرڈ ویگنر کا اوپرا۔

''ویگنر کا اوپرا'' سوفی نے پوچھا۔

پامیلا نے دروازے سے جھانکا، اُس کے ہاتھ میں نیسکیفے کا پیکٹ تھا۔ ''عجیب و غریب۔ کیا ویگنر نائٹ تھا؟''

''نہیں'' لینگڈن کو تجسس محسوس ہوا۔ ''لیکن وہ ایک جانا پہچانا فری میسن تھا''۔ لینگڈن دوسری مشہور فری میسن شخصیات کے بارے میں سوچنے لگا۔ موزارٹ، بیٹ ہوون، شیکسپیئر، گرشوِن، ھوڈنی اور ڈزنی۔ فری میسنوں اور نائٹس ٹمپلرز کے مابین تعلقات کے بارے میں سینکڑوں ہزاروں کتابیں لکھی جا چُکی ہیں۔ پریوری آف سیون، ہولی گریل۔ یہ سب آپس میں تعلق رکھتے تھے۔

''پورا مواد چاہیئے نا؟'' پامیلا نے کہا۔ ''لِنک پر کلک کرو تو ایک فہرست کُھل جائے گی جو ہماری تلاش کے الفاظ کے حساب سے ہے''۔

لینگڈن کو معلوم نہیں تھا کہ وہ کیا کہہ رہی ہے مگر اُس نے کلک کر دیا۔ سکرین پر ایک نئی ونڈو کُھل گئی تھی۔ جس پر کافی سطُور تھیں۔

دیومالائی نائٹ جس کا نام پرسی فال تھا۔۔۔۔۔۔(mythological**knight** named persifal (who....

گریل کی علامتی مہم جو کہ قابلِ اعتراض طور پر۔۔(metaphorical **Grail** quest that arguably.)

لندن ۱۸۵۵ میں موسیقی کے دلدادہ۔۔۔(..the **London** philharmonic in 1855)

ربیکا پوپ کا اوپرا البم ''دیوا۔۔۔(Rebecca **Pope's** opera anthology "diva's)

وگینر کا مقبرہ بیروتھ جرمنی میں۔۔۔(Wagner's **Tomb** in bayreuth, germany..)

''غلط پوپ'' لینگڈن مایوسی سے بولا۔ مگر وہ اِس نظام کے آسان طریقہ استعمال پر حیران تھا۔ اِس فہرست میں ویگنر کے اوپرا کے ایک کردار پرسی فال کا نام تھا۔ ویگنر کی موسیقی کا یہ شاہکار مگدالہ کی مریم اور عیسیٰ کی نسل کو ایک خراجِ تحسین تھا۔ یہ ایک نوجوان نائٹ کی کہانی تھی جو کہ سچ کی تلاش میں نکلتا ہے۔

''صبر کرو'' پامیلا نے کہا۔ ''یہ ہندسوں کا کھیل ہے۔ سسٹم کو اپنا کام کرنے دو''۔

اگلے چند منٹ کے دوران، مزید نتائج آئے، جن میں ایک رجزیہ شاعروں کے بارے میں تھا۔ فرانس کے مشہور آوارہ گرد مِنسٹرل۔ لینگڈن جانتا تھا کہ لفظ منسٹر اور منسٹرل کی بُنیاد ایک ہی ہے۔ رجزیہ شاعر دراصل مگدالہ کی مریم کے مذہب کے مُبلغ تھے جو مریم کی کہانی عام لوگوں میں پھیلاتے تھے۔ آج کل بھی کئی رجزیہ شاعر موسیقی میں ''اپنی خاتون'' کی تعریفیں کرتے ہیں۔ اُس نے بے صبری سے کلک کیا اور فہرست دیکھی مگر اِس میں بھی اُسے کُچھ نہیں ملا تھا۔

کمپیوٹر پر ایک اور نتیجہ آ گیا تھا۔

Knights, Knaves, Popes and Pentacles: The Histroy of Holy Grail Through Tarot

نائٹ، ڈاکو، پوپ اور پانچ کونی ستارے: ٹاروٹ کے ذریعے ہولی گریل کی تاریخ

''یہ بھی حیران کُن نہیں ہے'' لینگڈن بولا۔ ''ہم نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں وہ دراصل ٹاروٹ کُچھ کارڈوں کے نام بھی ہیں''۔

اُس نے لنک پر کلک کر دیا۔ ''مُجھے یقین نہیں مگر شاید تُمہارے نانا نے کبھی تُمہیں بتایا ہو کہ دراصل یہ کھیل ایک تعلیم ہے جس میں گُمشدہ دُلہن کی کہانی ہے جسے چرچ نے محکوم کر لیا تھا''۔

سوفی نے اُسے حیرانی سے دیکھا۔ ''مُجھے یاد نہیں''۔

''یہی تو کام کی بات ہے۔ اِس طرح کے علامتی کھیل کے ذریعے دراصل گریل کے ماننے والے اپنی شناخت اور اپنے پیغامات چرچ کے لوگوں سے چھُپاتے تھے''۔ لینگڈن نے سوچا کہ تاش کھیلتے ہوئے کبھی کسی کے ذہن میں یہ خیال بھی نہیں آیا ہوگا کہ اِس کے چار رنگ دراصل ٹاروٹ کے رنگوں سے ہی لئے گئے ہیں اور اِن کا تعلق گریل سے بھی ہے۔

حُکم۔ تلوار کے نشان سے لیا گیا تھا۔۔۔۔ مردانگی کا نشان

پان۔۔۔ ایک پیالہ سے اخذ کیا گیا تھا۔۔۔۔ نُسوانیت کی علامات

چڑیا۔۔۔۔ ایک پھول سے ماخوذ تھا۔۔۔ شاہی نسل کا نشان۔ پھول۔۔۔

اینٹ۔۔۔ پانچ کونی ستارے سے بنی تھی۔۔۔ دیوی کا نشان۔۔ مُقدّس نُسوانیت

کُچھ وقت اور گُزر گیا۔ لینگڈن سوچ رہا تھا کہ وہ جس چیز کی تلاش میں آئے ہیں شاید یہاں بھی اُنہیں نہ ملے کہ یکدم ایک اور نتیجہ سامنے آیا۔

ذہانت کی کشش۔ ایک جدید نائٹ کی سوانح عُمری (The Gravity of Genius: Biography of a Modern Knight)

''ذہانت کی کشش؟'' لینگڈن نے پامیلا کو پُکارا۔ ''جدید نائٹ کی سوانح عُمری''۔

پامیلا نے دروازے کی اوٹ سے جھانکا۔ ''کتنا جدید؟ یہ مت بتانا کہ یہ سر روڈی جیولیانی ہے۔ مُجھے یہ لگتا ہے کہ یہ بھی کوئی تعلق نہیں رکھتا''۔

''چلو اِسے بھی دیکھتے ہیں'' لینگڈن نے کلک کیا۔

معزز نائٹ، سر آئزک نیوٹن (..honourable **knight**, sir isaac newton)

لندن میں ۱۷۲۷ میں اور (...in **London** in 1727 and....)

اُس کا مقبرہ ویسٹ منسٹر کی خانقاہ۔ (...his **tomb** in westiminster abbey..)

الیگزینڈر پوپ دوست اور ساتھی (Alexender **Pope** friend and colleague)

''میرا خیال ہے کہ 'جدید' دراصل ایک حوالہ ہے'' سوفی نے پامیلا کو جواب دیا۔ ''یہ سر آئزک نیوٹن کے مُتعلق ایک پُرانی کتاب ہے''۔

پامیلا نے دروازے سے ہی اپنا سر ہلایا۔ ''نہیں یہ بھی ٹھیک نہیں۔ نیوٹن ویسٹ منسٹر کی خانقاہ میں دفن ہے، جو انگریزی پروٹسٹنٹ فرقے کی خانقاہ ہے۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ اُس کی آخری رسُوم کیتھولک پوپ ادا کرتا۔ کریم اور چینی بھی؟'' اُس نے کافی کے بارے میں پوُچھا۔

سوفی نے سر ہلا دیا جبکہ پامیلا، لینگڈن کے جواب کا انتظار کر رہی تھی۔ ''رابرٹ''

لینگڈن کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ اُس نے اپنی آنکھیں سکرین سے ہٹائیں اور اُٹھ کھڑا ہوا۔ ''سر آئزک نیوٹن ہی ہمارا نائٹ ہے''

سوفی کُرسی پر بیٹھے بیٹھے ہی بولی۔ ''یہ تُم کیا کہہ رہے ہو؟''

''نیوٹن لندن میں مدفون ہے'' لینگڈن بولا۔ ''اُس کی سائنسی وجہ سے چرچ اُس کا دُشمن ہو گیا۔ اور وہ کا گرانڈ ماسٹر بھی تھا''

''اور؟'' سوفی نے نظم کا حوالہ دیا۔ ''لیکن نیوٹن کی آخری رسومات کیتھولک پوپ نے ادا نہیں کی تھیں''۔

لینگڈن نے اپنا ہاتھ ماؤس کی طرف بڑھایا۔ ''تو کیتھولک پوپ کے بارے میں کون کہہ رہا ہے؟'' اُس نے سکرین پر کھُلی

فہرست میں سے پوپ کے لفظ پر کلک کر دیا اور وہ پوری عبارت سامنے آ گئی۔

Sir Isaac Newton's bruial, attended by kings and nobles, was preesided over by Alexander Pope, friend and colleague, who gave a stirring eulogy before sprinkling dirt on the tomb

سر آئزک نیوٹن کی آخری رسومات، جن میں بادشاہوں اور معززین نے شرکت کی، الیگزینڈر پوپ نے ادا کیں، جو کہ اُس کا ایک دوست اور ساتھی تھا، اُس نے قبر پر مٹی ڈالنے سے پہلے ایک دھواں دار قصیدہ بھی پڑھا تھا۔

لینگڈن نے سوفی کو دیکھا۔ ''دوسرے نتیجے پر ہمیں صحیح پوپ کا پتہ چل گیا ہے'' وہ رُکا اور پھر بولا۔ اے۔ پوپ (A. Pope)

In London lies a knight A. Pope interred.

سوفی ہونق چہرہ لئے اُٹھ کھڑی ہوئی۔ یاک سانئر، جو کہ ذو معنی باتوں کا ماہر تھا، ایک دفعہ پھر اپنی چالا کی ثابت کر چُکا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

سیلاس اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ اُسے اپنی بیداری کی وجہ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ کیا وہ کوئی خواب دیکھ رہا تھا؟ اُس نے خاموشی سے اپنے ارد گرد کے ماحول کو سمجھنے کی کوشش کی۔ اوپس ڈائی کے مرکز میں خاموشی چھائی ہوئی تھی، صرف نچلی منزل پر کسی کے دُعا کرنے کی دبی دبی آوازیں آ رہی تھیں جو کہ اُس کیلئے مانوس تھیں جن سے اُسے سکون ملنا چاہئیے تھا۔ مگر وہ پھر بھی عجیب وغریب نا سمجھ آنے والی بے چینی کا شکار تھا۔ وہ اُٹھ کھڑا ہوا۔ اُس نے صرف جانگیہ پہن رکھا تھا۔ وہ کھڑکی کی طرف گیا اور باہر جھانکتے ہوئے سوچنے لگا کہ کہیں اُس کا تعاقب تو نہیں کیا گیا؟ نیچے برآمدہ ویران تھا، ویسا ہی جیسا اُس نے اندر داخل ہوتے دیکھا تھا۔ خاموشی تھی، مگر وہ کیوں بے چین تھا سمجھ نہیں پا رہا تھا۔ بہت عرصہ پہلے سیلاس نے اپنی اِس الہامی سوچ پر اعتبار کرنا شُروع کر دیا تھا۔ یہی طاقت تھی جس نے فرانس کی گلیوں میں ایک بچے کی حیثیت سے کئی دفعہ اُسے بچایا تھا۔ اُس نے کھڑکی سے باہر جھانکا۔ اُسے جنگلے سے پرے ایک کار کا اوپری حصہ نظر آیا جس کے اوپر سائرن تھا۔ راہداری میں قدموں کی آوازیں آئیں۔ دروازے کا ہینڈل گھوما۔ سیلاس نے بھی یک دم ردِعمل دکھایا۔ وہ دروازہ کُھلنے سے پہلے ہی دروازے کی اوٹ میں چلا گیا۔ اندر داخل ہونے والے پولیس آفیسر نے پستول تانے دائیں بائیں دیکھا، خالی کمرے نے اُسے حیران کر دیا تھا۔ اِس سے پہلے کہ وہ مزید حرکت کرتا، سیلاس نے اپنے کندھے سے دروازہ زور سے دھکیلا۔ دروازہ اندر داخل ہونے والے ایک اور کے چہرے سے ٹکرایا اور وہ دبی سی چیخ کے ساتھ باہر جا گرا۔ پہلے آفیسر نے گھوم کر گولی چلانے کی کوشش کی، مگر سیلاس نے جھک کر اُس کی ٹانگوں کی طرف چھلانگ لگائی اور پستول سے نکلنے والی گولی سیلاس کے سر کے اوپر سے گُزر گئی۔ اِس کے ساتھ ہی وہ پولیس آفیسر کی پنڈلیوں سے جا ٹکرایا، پولیس آفیسر نیچے آ گرا اُس کا سر فرش سے ٹکرایا۔ سیلاس اُٹھا اور باہر کو بھاگا۔ راہداری میں دوسرا آفیسر کٹی پتنگ کی طرح ڈول رہا تھا، اُس کے ناک سے خون بہہ رہا تھا۔ سیلاس نے پوری قوّت سے اپنا گھُٹنا اُس کی ٹانگوں کے درمیان دے مارا، وہ نیچے ڈھیر ہو گیا۔ سیلاس اُس کے جسم کو پھلانگتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔ وہ تقریباً برہنہ ہی تھا، سیڑھیاں اُترتے ہوئے وہ سوچ رہا تھا کہ اُسے دھوکہ دیا گیا ہے، مگر سوال یہ تھا کہ کس نے اُسے دھوکہ دیا ہے؟ جب وہ لابی میں داخل ہوا تو سامنے دروازے سے مزید پولیس والے داخل ہوتے دکھائی دیئے۔ سیلاس مُڑا اور دوسری طرف والے ہال کی طرف بھاگنے لگا۔ اوپس ڈائی کے ہر مرکز میں خواتین کیلئے علحدہ راستہ ہوتا تھا۔ تنگ راہداریوں سے ہوتے ہوئے سیلاس باورچی خانے سے گُزرا، وہاں کئی کام کرنے والے موجود تھے جن کے چہروں پر خوف طاری تھا۔ وہ اُس درندہ نُما راہب کو برتن گراتے ہوئے بھاگتا دیکھ رہے تھے۔ سیلاس ایک تاریک راہداری میں آ گیا جس کے پاس بوائلر روم تھا۔ اُسے عمارت سے باہر جانے کا دروازہ نظر آیا جس کی اُسے تلاش تھی۔ دروازے کی درزوں سے روشنی کی لکیریں اندر آ رہی تھیں۔ وہ پوری رفتار سے بھاگتا ہوا دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ باہر بارش ہو رہی تھی، اِس طرف بھی ایک پولیس آفیسر موجود تھا مگر سیلاس وقت پر اُسے دیکھ نہیں سکا۔ اُس کے چوڑے کندھے پولیس آفیسر کی چھاتی سے پوری طاقت سے جا ٹکرائے، پولیس آفیسر پیچھے کی طرف گر گیا اور سیلاس بھی پوری قُوّت سے اُس پر جا گرا۔ پولیس آفیسر کا پستول دور جا گرا تھا۔ سیلاس کو ہال میں بھگدڑ اور چیخ و پُکار کی آوازیں آ رہی تھیں، زمین پر پڑے پڑے گھومتے ہوئے اُس نے گِرا ہوا پستول اُٹھا لیا، اُسی وقت دروازے سے پولیس کے دو آدمی نمودار ہوئے۔ پستول کے دھماکے کی آواز فضا میں گُونج اُٹھی اور سیلاس کو محسوس ہوا کہ اُس کی پسلیوں میں کوئی انگارہ سا گھُس گیا ہے، اِس کے دل و دماغ میں غُصّہ سا بھر گیا تھا، اُس نے پستول کا رُخ باہر آنے والے تین پولیس والوں کی طرف کیا اور ٹریگر دباتا چلا گیا۔ وہ تینوں نیچے گر گئے۔ اُسی وقت اُسے محسوس ہوا کہ اُس کی آنکھوں کے گرد تاریکی چھا گئی ہے۔ اُس کے ہاتھوں کو کسی نے تھام لیا تھا، لیکن اُس نے پُوری قُوّت صرف کر کے اپنے ہاتھ آزاد کروا لئے۔ اُسی وقت اُس کے کانوں میں آواز آئی۔

''نہیں سیلاس نہیں''۔

سیلاس گھوما، اُس کی آنکھوں پر چھائی تاریکی دُور ہو گئی۔ گھُومتے ہی اُس نے گولی چلا دی۔ سیلاس کی آنکھیں اُس آدمی سے ملیں اور وہ خوف اور حیرت سے چِلّا دیا۔

وہ اپنی آنکھوں کے سامنے گولی کھا کر گِرتے ہوئے بشپ ارنگروسا کو دیکھ رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

پتھر سے بنی ہوئی ویسٹ منسٹر کی خانقاہ میں تین ہزار سے زائد لوگوں کی قبریں ہیں جن میں بہت سارے بادشاہ، حُکمران، سیاستدان، سائنسدان، شاعر اور موسیقاروں شامل ہیں۔ یہ مقبرے خانقاہ کے ہر حصے میں پھیلے ہوئے ہیں، جن میں نہایت عالیشان قبریں بھی ہیں۔ ملکہ الزبتھ اوّل کا مقبرہ ایک علحدہ چیپل میں واقع ہے، جس میں ملکہ کا تابُوت ہے۔ سنگِ مرمر کے بنے ہوئے فرش پر سینکڑوں سال سے لوگوں کے قدم پڑ رہے ہیں، اور اِس فرش کے نیچے بھی کئی لوگوں کی آخری یادگاریں دفن ہیں۔ اِس عمارت کا اندازِ تعمیر اگرچہ ایمینز، چارٹریز اور کینٹر بری کے گرجاؤں کی طرح ہے، مگر ویسٹ منسٹر نہ ہی کوئی کلیسہ ہے اور نہ ہی کوئی

علاقائی گرجا۔ اِسے ایک شاہی عمارت کے طور پر جانا جاتا ہے۔ ۱۰٦٦عیسوی میں بادشاہ ولیم فاتح کی رسمِ تاجپوشی کے بعد سے اِس عمارت نے لامحدود شاہی تقاریب اور واقعات دیکھے ہیں جن میں ایڈورڈ معتّرف کی ولایت، شہزادہ اینڈریو اور سارہ فرگوسن کی شادی، ہنری ہفتم، الزبتھ اوّل اور لیڈی ڈیانہ کی آخری رسُومات شامل ہیں۔

رابرٹ لینگڈن کو اِس وقت خانقاہ کی قدیم تاریخ سے کوئی دلچسپی نہیں تھی ہاں مگر اِس تاریخ کے ایک واقعے کی اُس کیلئے نہایت اہمیت تھی، برطانوی نائٹ سر آئزک نیوٹن کی آخری رسُومات۔

لندن میں ایک نائٹ جس کا اختتام ایک پوپ نے کیا تھا۔

وہ اور سوفی اِس وقت ویسٹ منسٹر میں تھے۔ شمالی کار پارکنگ سے وہ عمارت کے شمالی بازو میں داخل ہوئے تھے۔ وہ دونوں حفاظتی مشین سے گزر کر اندر داخل ہوئے۔ اندر داخل ہوتے ہی لینگڈن کو یوں لگا کہ باہر کی دُنیا گویا بھاپ بن کر اُڑ گئی ہے۔ ٹریفک کا شور، اور بارش کی ہلچل ختم ہوگئی تھی۔ عمارت کے اندر کا سکوت، سیاحوں کی آوازوں کی دھیمی بھنبھناہٹ کے ساتھ مل کر ایک عجیب سا تاثر پیدا کر رہا تھا۔ لینگڈن اور سوفی کی آنکھیں ہر آنے والے کی طرح عمارت کے بھورے، اونچے میناروں کی طرف اُٹھ گئیں۔۔ اُن کے سامنے شمالی حصے کی سُرنگ نُما راہداری تھی جس کے اِردگرد شیشے کا کام ہوا تھا۔ روشنی میں خانقاہ کا فرش چمکتا تھا مگر اِس وقت تاریکی کی وجہ سے یہ کسی عمارت کا خُفیہ تہہ خانہ لگ رہی تھی۔

''خانقاہ تو تقریباً خالی ہے'' سوفی نے دبے لہجے میں کہا۔

لینگڈن بھی اِسی وجہ سے مُتفکّر تھا۔ اُسے اُمید تھی کہ یہاں لوگوں کا ہجوم ہوگا۔ سُنسان ٹیمپل چرچ میں وہ ایک ناخوشگوار صورتحال کا شکار ہوئے تھے۔ اگرچہ لینگڈن یہاں پہلے بھی آچُکا تھا مگر تب گرمیوں کا موسم اور سیاحوں کا رش تھا۔ جبکہ اِس وقت موسم ابر آلود تھا اور اپریل کا مہینہ ویسے بھی سیاحوں کا مہینہ نہیں تھا۔

''باہر حفاظتی سکینر لگا ہوا ہے'' سوفی نے لینگڈن کو یاد دلایا۔ ''اندر آنے والا کوئی بھی شخص مُسلح نہیں ہوسکتا''

اِس کے باوجود لینگڈن کافی احتیاط برت رہا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ پولیس ساتھ لے کر آئے۔ مگر سوفی متفّق نہیں ہوئی تھی۔ اُسے ڈر تھا کہ اِس صورتحال میں سائلنڈر خطرے میں پڑ سکتا ہے جو کہ اُس کے نزدیک اِس وقت سب سے اہم تھا۔ اور وہ ٹھیک ہی کہہ رہی تھی۔ لی ٹیبنگ کی صحیح سلامات واپسی، ہولی گریل کی تلاش اور اِس معاملے میں مُلوّث خُفیہ قوّت کا سُراغ لگانے کیلئے سائلنڈر ضروری تھا۔ بدقسمتی سے، سائلنڈر پھر سے حاصل کرنے کا موقع صرف یہیں مُیسّر آ رہا تھا، آئزک نیوٹن کا مقبرہ۔ سائلنڈر جس کسی کے پاس بھی تھا، اُس کیلئے آئزک نیوٹن کی قبر کا نزدیک سے جائزہ نہایت ضروری تھا۔ اگر وہ شخصیت آ کر چلی نہ گئی ہو تو۔۔۔ شاید یہیں کہیں موجود ہو۔۔۔ لینگڈن اِس وقت تصوّر میں لی ٹیبنگ کو قید دیکھ کر لرز گیا تھا۔ شاید وہ ابھی تک لیموزین کے پچھلے حصے میں بندھا پڑا ہو۔ جس شخصیت نے پریوری آف سیون کے اہم ارکان کو قتل کروایا تھا وہ ٹیبنگ کو قتل کرنا کوئی بڑی بات نہیں ہوگی۔ یہ ایک طنزیہ حقیقت تھی کہ لی ٹیبنگ جو کہ خود ایک برطانوی نائٹ تھا۔۔۔ اُس کے ہموطن نائٹ کی تلاش جاری تھی۔ ٹیبنگ نائٹ ہو کر بھی ایک نائٹ کی وجہ سے قید تھا۔ سر آئزک نیوٹن کی وجہ سے۔

وہ کھُلے احاطے میں داخل ہوئے گئے۔

''نیوٹن کہاں ہے؟'' سوفی نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے پُوچھا۔

مقبرہ؟ لینگڈن کو تو پتہ نہیں تھا۔ ''ہمیں کسی مددگار کو ڈھونڈ کر پُوچھنا چاہئیے''۔

وہ جانتا تھا کہ لوورے کی طرح یہ ایک نہایت بڑی عمارت ہے اور یہاں آوارہ گردی کی بجائے کسی سے پُوچھنا ہی بہتر ہو تھا۔ پچھلی دفعہ اُس نے قرمزی لباس والے بہت سے نوجوان دیکھے تھے جو خانقاہ کی انتظامیہ کی طرف سے رہنمائی پر مامُور تھے۔

''مددگاروں نے قرمزی لباس پہنا ہوتا ہے'' وہ بولا۔ اب وہ عمارت کے وسط میں بنے گرجے میں آچُکے تھے۔ لینگڈن نے جنوبی حصے میں بنی قُربان گاہ کی طرف دیکھا جہاں بہت سے لوگ اپنی کہنیوں اور گھُٹنوں کے بل جھُکے دُعا مانگ رہے تھے۔

''مُجھے تو کوئی نظر نہیں آ رہا'' سوفی نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے لینگڈن کو بولا۔ ''میرا خیال ہے ہمیں خود ہی مقبرہ ڈھونڈ لینا چاہئیے''

لینگڈن نے کُچھ بولے بغیر دائیں طرف اشارہ کیا۔ سوفی نے لینگڈن کی اُنگلی کے اشارے کے تعاقب میں نگاہ دوڑائی اور حیرانی سے دیکھا۔ اُس نے حیرت سے ایک لمبی سانس بھری۔ اُسے ساری خانقاہ نظر آ رہی تھی۔ اتنے بڑے، طویل حصے میں خود سے کُچھ ڈھونڈنا جان جوکھوں کا کام تھا۔ ''ہمیں کوئی مددگار ہی ڈھونڈ لینا چاہئیے''۔

اِسی لمحے اُن سے قریباً سو گز آگے، آئزک نیوٹن کے مقبرے کے پاس مُعلّم مقبرے کا جائزہ لے رہا تھا۔ نیوٹن کا مقبرہ سیاہ رنگ کے سنگِ مرمر سے بنا ہوا ایک تابوت تھا۔ جس کے اوپر لیٹے ہوئے نیوٹن کا قدیم لباس میں ملبوس مُجسمہ بنا ہوا تھا۔ مُجسمے کے ساتھ پتھر سے اُس کی مشہور کتابیں بھی بنائی گئی تھیں۔

Divinity, Chronology, Opticks, Philosophiae Naturalis Principia Mathematica

نیوٹن کے قدموں کی طرف پتھر سے بنے ہوئے دو لڑکوں نے لکڑی پر لپٹی ہوئی ایک دستاویز اُٹھائے رکھی تھی۔ مقبرے کے پیچھے ایک پتھر کا اہرام بنا ہوا تھا۔ اگرچہ یہ اہرام عجیب سا نظر آ رہا تھا مگر اِس کا اوپر کو اُبھرا ہوا حصہ مُعلّم کیلئے تجسس کا باعث تھا۔

گولہ۔

اُس نے سانئر کے بنائے ہوئے مُعمّے پر غور کیا۔ ایک ایسا گولہ یا گول چیز جو کہ مقبرے پر ہونی چاہئیے۔ اُس نے دیکھا کہ اہرام کے اوپر نکلے ہوئے بڑے سے گولے پر مُختلف چیزیں بنی ہوئی ہیں، آسمانی اشیاء۔ ستاروں کے مجموعے، برجوں کے نشان، دُمدار ستارے اور سیّارے۔ اِس کے اوپر علمِ فلکیات کی دیوی کی تصویر بنی ہوئی تھی جس کے نیچے ستاروں کا ڈھیر تھا۔

لامحدود گول ستارے۔

مُعلّم کو اُمید تھی مقبرے کا جائزہ لینے کے بعد وہ اپنے سوال کا جواب تلاش کر لے گا مگر ابھی تک اُسے کُچھ نہیں ملا تھا۔ وہ آسمانوں کے ایک پیچیدہ نقشے کو دیکھ رہا تھا۔ کیا اِن میں کوئی سیارہ غائب ہے؟ یا پھر ستارہ؟ اُسے معلوم نہیں تھا۔ پہلے تو وہ یہ سوچ رہا تھا کہ اشارہ نہایت آسان ثابت ہوگا مگر اب وہ سوچ رہا تھا کہ ہولی گریل ڈھونڈنے کیلئے علمِ ہئیت النجوم میں مہارت بھی لازمی تھی۔

یہ گُلابی گوشت اور بیج دار کوکھ کی بات کرتا ہے۔

مُعلّم کا ارتکاز قدموں کی آواز سے ٹوٹ گیا۔ اُس نے سائلنڈر جیب میں ڈالا اور کنکھیوں سے سیاحوں کو دیکھا جو کہ ایک طرف رکھے پیالے میں سِکّے ڈال رہے تھے۔ اُن کے ہاتھوں میں کوئلے کی پنسلیں اور بڑے کاغذ تھے۔ اب وہ 'شاعروں کے کونے' کی طرف بڑھ گئے جہاں جیفرے چاسر، ٹینی سن اور ڈکنز اور مُتعدد مشہور شُعراء مدفون تھے۔ معلّم نے پھر اوپر سے نیچے تک مقبرے کا جائزہ لیا۔ اُس نے نیوٹن کے پیروں کے پنجے سے لیکر اُس کے چہرے تک دیکھا۔ پھر کتابوں کو دیکھا۔ دو بچوں کے مُجسمے کو دیکھا، جنہوں نے ریاضی کی دستاویز

اُٹھائی ہوئی تھی، پھر اُس نے اہرام اور گولے پر دھیان دیا۔ وہ سوچ کر رہ گیا کہ یہاں کونسا گولہ ہونا چاہئیے جواب یہاں موجود نہیں ہے۔ اُس نے اپنی جیب میں پڑے سائلنڈر کو ہاتھ لگایا، شاید وہ توقع کر رہا تھا کہ سائلنڈر سے ہی کوئی آواز اُس کی رہنُمائی کردے گی؟

ہولی گریل اُس سے صرف پانچ حُروف کے فاصلے پر تھی۔

وہ موسیقی کی سکرین کے پاس گیا اور چہل قدمی شُروع کر دی۔ اُس نے نظریں اِدھر اُدھر دوڑائیں اور چونک گیا۔ تھوڑی دور ایک قرمزی لباس میں ملبوس مددگار کے پاس دو جانے پہچانے چہرے کھڑے تھے۔

سوفی اور لیگنڈن۔

وہ خاموشی سے موسیقی کی سکرین کے پیچھے چھُپ گیا۔ وہ حیران تھا کہ سوفی اور لینگڈن نے اِتنی جلد یہاں کا سُراغ کیسے لگالیا؟۔ اگرچہ وہ جانتا تھا کہ لینگڈن جلد یا بدیر نیوٹن کے مقبرے تک پہنچ جائے گا مگر اِتنی تیزی کی توقع اُسے نہیں تھی۔ اُس نے ایک گہری سانس لی اور اپنے پاس موجود راستوں کا سوچنے لگا۔ وہ غیر مُتوقع صورتحال کا سامنا کرنے میں کافی ماہر تھا۔ اُس کے خیال میں سائلنڈر سب سے اہم تھا۔ اُس نے اپنی جیب میں موجود پستول پر ہاتھ میں مارا، جو اُس کے اعتماد میں اضافہ کر رہا تھا۔ مُتوقع طور پر خانقاہ کے حفاظتی نظام سے گُزرتے ہوئے خطرے کی کوئی گھنٹی نہیں بجی تھی، اِس کا راز وہی جانتا تھا۔ اور پھر جب خانقاہ کے مُحافظ اُس کی طرف آئے تھے تو اُس کے کارڈ نے اُنہیں واپس جانے پر مجبور کر دیا تھا۔ ایک سرکاری عہدہ ہمیشہ فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ خانقاہ میں آتے وقت اُسے اُمید تھی کہ وہ جلد ہی کامیاب ہو جائے گا مگر اب اُسے احساس ہُوا کہ سوفی اور لینگڈن کی آمد اُس کیلئے نیک شگون ہے۔ اپنی ناکامی کو مدِّنظر رکھتے ہوئے وہ لینگڈن کی مہارت کو استعمال کر سکتا تھا۔ لینگڈن مقبرہ ڈھونڈ لیا تھا اور وہ پُر یقین تھا کہ لینگڈن گولے کا مسئلہ بھی حل کر لے گا۔ اور اگر لینگڈن اُن پانچ حُروف تک پہنچ گیا تو بس ذرا دباؤ ڈالنے کی بات تھی۔ لیکن یہاں نہیں۔ کسی اور جگہ۔ اُس نے خانقاہ میں داخل ہونے کے وقت ایک اطلاعی بورڈ دیکھا تھا اور اب اُس کے ذہن میں آیا کہ بورڈ پر لکھی ہوئی جگہ ایک بہترین ثابت ہوگی۔ اب سوال یہ تھا کہ وہ کیا طریقہ اختیار کر کے اُن دونوں کو وہاں لے جا سکتا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

لینگڈن اور سوفی سست روی سے شُمالی طرف جا رہے تھے۔ اگرچہ وہ آدھا راستہ طے کر چُکے تھے مگر اُنہیں نیوٹن کا مقبرہ نظر نہیں آیا تھا۔

''لگتا ہے وہاں کوئی نہیں'' سوفی نے سرگوشی کی۔

لینگڈن نے اطمینان سے سر ہلا دیا۔ مقبرے کے آس پاس کوئی نہیں تھا۔ ''میں وہاں جاتا ہوں'' اُس نے دبے لہجے میں سوفی کو مُخاطب کیا۔ ''تُم یہاں چھُپی رہو۔ اگر کُچھ۔۔۔۔۔''

مگر سوفی بھی اُس کے ساتھ چل پڑی۔

''اگر کوئی ہمیں دیکھ رہا ہوا تو۔۔'' لینگڈن نے اُس کے ساتھ ہمقدم ہونے کی کوشش کی۔

نیوٹن کا مقبرہ اب سامنے آ گیا تھا اور لگ رہا تھا کہ سوفی نے لینگڈن کی بات پر بالکُل دھیان نہیں دیا تھا۔

سیاہ سنگِ مرمر سے بنا تابوت۔۔۔۔ ایک لیٹا ہوا نیوٹن۔۔۔۔۔ دولڑکے جن کے پر ہیں۔۔۔۔ اور ایک بڑا اہرام اور اُس کے اوپر سے ابھرتا ہوا گولہ۔۔۔۔

''کیا تُم اِس کے بارے میں جانتے ہو؟'' سوفی نے حیرانی سے کہا۔

لینگڈن بھی حیران تھا۔ اُس نے نفی میں سر ہلا دیا۔

''اِس پر بنی ہوئی تصاویر۔۔۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ ستاروں کے مجموعے ہیں''۔

جب وہ مقبرے کے پاس پہنچے تو لینگڈن کو اپنا دِل ڈوبتا محسوس ہوا۔ نیوٹن کا مقبرہ گول چیزوں کی تصاویر سے بھرا ہُوا تھا۔ ستارے، دُمدار ستارے، سیارے۔۔ یہ تو ایسا ہی ہے جیسے گھاس میں سے سوئی تلاش کی جائے۔

''آسمانی اشیاء'' سوفی بولی۔ ''اور یہ تو بہت ساری ہیں''۔

لینگڈن نے بھنویں اُچکائیں۔ سیاروں اور گریل کے درمیان صرف ایک تعلق زہرہ سیارے کے حوالے سے تھا۔ پانچ کونی ستارہ۔ اور وہ یہ حُروف پہلے ہی سائلنڈر پر استعمال کر چُکا تھا۔ سوفی تابوت کی طرف بڑھ گئی۔ لینگڈن کی نگاہ تمام خانقاہ پر دوڑ رہی تھی۔

سوفی نے کتابوں کے عُنوان پڑھنا شُروع کر دئے۔ سب کتابوں کے عُنوان پڑھ کر وہ لینگڈن کی طرف مُڑی۔ ''کُچھ سمجھ میں آیا؟''

لینگڈن بھی قریب آ گیا، اُس کے چہرے پر گہری سوچ عیاں تھی۔ ''Principia Mathematica، جہاں تک مُجھے یاد ہے کہ اِس کتاب میں سیاروں کی کششِ ثقل کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔۔۔ اور سیارے گول ہیں لیکن یہ بھی صحیح نہیں لگتا''۔

''بُرجوں کے نشانوں کے بارے میں کیا خیال ہے؟'' سوفی نے گولے کی طرف اشارہ کر کے پوچھا۔ ''تُم حوت

(Pisces)اور(Aquarius) کے بارے میں بھی بات کررہے تھے''۔

قُربِ قیامت کے دن، لینگڈن نے سوچا۔ ''ہاں حوت کے خاتمے اور(Aquarius) کے دور کا آغاز، یہ مُحققین کے نزدیک وہ دور ہے جب پریوری آف سیون سانگریل کی دستاویزات کو سامنے لائے گی''۔ مگر یہ ہزار سال تو گُزر چُکے ہیں اور ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا ہے۔ اور اب مئورخ پُریقین نہیں کہ سچ کب سامنے آئے گا۔

''یہ مُمکن لگتا ہے'' سوفی بولی۔ ''پریوری کے منصوبے کا تعلق نظم کے آخری مصرعے سے ہو''۔

یہ گُلابی جسم اور بیج دار کوکھ کی بات کرتا ہے۔ لینگڈن نے لرزتے جسم کے ساتھ سوچا۔ اُس نے اِس مصرعے کو اِس تناظر میں نہیں سوچا تھا۔

''تُم نے مُجھے بتایا تھا کہ پریوری کے منصوبے کا تعلق سیاروں کی حرکت سے ہے اور سیارے گول ہیں''۔

لینگڈن نے سر ہلا دیا، اُسے احساس تھا کہ یہ سوچ ٹھیک ہوسکتی ہے۔ مگر اُس کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ علمِ فلکیات کا اُس لفظ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ سانئر کے پچھلے تمام حوالے فنی، علامتی طور پر شُہرت رکھتے تھے۔ مونالزا، میڈونا آف دی راکس، سوفیہ۔۔ ابھی تک، یاک سانئر نے اپنے آپ کو ایک بہترین مُعمّہ باز ثابت کیا تھا، اور لینگڈن جانتا تھا کہ یہ آخری لفظ، وہ پانچ حُروف جن سے ہولی گریل کا راز سامنے آنا تھا، یہ لفظ بھی علامتی حوالے سے ہونا چاہئیے تھا۔

''دیکھو'' سوفی اچانک لینگڈن کا بازو پکڑ کر بولی۔ اُس کے اِس انداز سے لینگڈن کو لگا کہ شاید اُن کی طرف کوئی آرہا ہے مگر جب وہ سوفی کی طرف مُڑا تو وہ تابوت کی طرف دیکھ رہی تھی۔ ''وہاں کوئی آیا تھا؟'' اُس نے دبے لہجے میں لینگڈن سے کہا۔ اُس کا اشارہ نیوٹن کے تابوت کے آخری حصے کی طرف تھا جہاں مُجسمے کے قدم تھے۔ لینگڈن سوفی کے خدشے کی وجہ نہ جان سکا۔ یوں لگ رہا تھا کہ کسی لاپرواہ سیاح نے کوئلے کی پنسل کے ساتھ نیوٹن کے قدموں میں کُچھ لکھا ہے۔ لینگڈن تابوت کے آخری حصے کی طرف بڑھا اور جیسے ہی وہ تابوت پر جھُکا، سنگِ مرمر پر روشنی میں واضح تبدیلی ہوئی۔ وہ اپنی جگہ پر جم کر رہ گیا تھا۔ اب اُسے نے جانا تھا کہ سوفی کی آواز میں خوف کیوں تھا۔

تابُوت کے اوپر کوئلے کی پنسل سے کُچھ لکھا تھا۔

'ٹیبنگ میرے پاس ہے'۔

چیپٹر ہاؤس کے جنوبی راستے سے پبلک گارڈن میں آؤ۔

لینگڈن نے دوبارہ پڑھا۔ اُس کا دل تیزی سے دھڑکنا شُروع ہوگیا تھا۔ سوفی نے وسیع خانقاہ کا جائزہ لیا۔ یہ الفاظ دیکھنے کے بعد لینگڈن شدید پریشانی کا شکار ہوگیا تھا مگر اُس نے اپنے آپ کو قابو میں رکھنے کی کوشش کی۔ کم از کم لی ٹیبنگ تو زندہ تھا اور اِس کے ساتھ نہایت خُوش کن بات یہ تھی کہ وہ خُفیہ شخصیت بھی یہ مُعمّہ حل نہیں کرسکی۔

سوفی نے سر ہلا دیا۔ ورنہ وہ اپنی موجودگی کے بارے میں اُنہیں باخبر نہ کرتا؟

''میرا خیال ہے کہ وہ لی کے بدلے میں ہم سے سودا کرنا چاہتا ہے''۔

''یہ ہمارے لئے کوئی جال بھی ہوسکتا ہے''۔

لینگڈن نے سر نفی میں ہلا دیا۔ ''ایسا نہیں ہوسکتا۔ جس باغ کا اُس نے لکھا ہے وہ تو خانقاہ سے باہر ہے اور وہاں کافی رش بھی ہوتا ہے' لینگڈن ایک دفعہ مشہور کالج گارڈن گیا تھا جہاں پھلدار درخت اور جڑی بوٹیاں لگائی گئی تھیں۔ یہ اُس دور کی یادگار تھی جب راہب قُدرتی علاج کیلئے جڑی بوٹیاں اُگایا کرتے تھے۔ یہاں برطانیہ کے قدیم ترین پھلدار درخت بھی تھے۔ اور یہ سیاحوں میں کافی مقبول تھا۔

''باہر بُلا کر وہ ہمیں یہ یقین دلانا چاہتا ہے کہ وہ ہمیں کوئی نُقصان نہیں پُہنچائے گا''۔

سوفی کے چہرے پر شُبہ تھا۔ ''اُن کے پاس اسلحہ بھی ہوسکتا ہے جبکہ باغ میں خودکار حفاظتی مشین نہیں ہوگی جو اسلحے کا سُراغ لگا سکے''۔

سوفی کی دلیل کافی مضبوط تھی۔ لینگڈن نے مقبرے کی طرف دیکھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کاش وہ کوڈ کا پتہ چلا کر لی ٹیبنگ کو رہائی دلا سکتا۔ اُس نے ہی لی کو اِس معاملے میں مُلوّث کیا تھا اور اُس کی صحیح سلامت رہائی اُس کی ذمہ داری تھی۔

''چیپٹر ہاؤس سے ہوکر جنوبی راستے سے باہر جانا ہے نا'' سوفی بولی۔ ''باہر نکلتے ہوئے ہم صورتحال کا جائزہ لے سکتے ہیں''۔

یہ خیال اچھا تھا۔ چیپٹر ہاؤس آٹھ کونوں والا ایک ہال ہے جہاں موجودہ پارلیمنٹ کی عمارت بننے سے پہلے پارلیمنٹ کے اجلاس ہوتے تھے۔ اُس نے مقبرے سے ہٹ کر اِدھر اُدھر دیکھا، اُس کے دائیں طرف موسیقی کی سکرین تھی۔ اُس سے پرے ایک راہداری کے آغاز میں اطلاعی بورڈ لگا ہوا تھا۔

یہ راستہ: کلائسٹرز، ڈینزی، کالج ہال، میوزیم، پائکس چیمبر، سینٹ فیتھ چیپل، چیپٹر ہاؤس۔ جاتا ہے۔

وہ دونوں راہداری کی طرف بڑھے، اُنہوں نے اُس بورڈ کو نظر انداز کر دیا جس پر لکھا تھا کہ یہ راستہ مُرمّت کیلئے بند ہے۔ راہداری سے گُزر کر وہ ایک کھُلے برآمدے میں جس سے آگے ایک اور تنگ راہداری تھی۔ لینگڈن کو اپنا دم گھُٹتا محسوس ہوا۔ اُس نے اپنی توجہ سُرنگ نُما

راہداری کے آخر میں مرکوز کردی جہاں چیپٹر ہاؤس کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ راہداری تقریباً خالی تھی۔ ابر آلود موسم کی وجہ سے سیاح نہ ہونے کے برابر تھے۔ چالیس گز آگے کی طرف بائیں طرف ایک اور راستہ جاتا دکھائی دیا۔ مگر یہاں رُکاوٹیں تھیں اور ایک بورڈ لگا ہوا تھا۔

مُرمّت کیلئے بند ہے

پائکس چیمبر

سینٹ فیتھ چیپل

چیپٹر ہاؤس

راہداری میں مُرمّت کا سامان پڑا ہوا تھا۔لینگڈن کو راہداری کے اندر پائکس چیمبر اور سینٹ فیتھ چیپل کا راستہ دکھائی دیا۔چیپٹر ہاؤس کا راستہ تھوڑا آگے تھا،جس کا بھاری دروازہ دُور سے ہی کھُلا نظر آرہا تھا۔

''ہم کلائسٹر سے تو نکل آئے ہیں''لینگڈن بولا۔''باغ میں داخلے کا راستہ اِسی راہداری میں ہے''

سوفی رُکاوٹوں کو پھلانگ کر راہداری میں داخل ہوگئی۔لینگڈن نے بھی اُس کی تقلید کی اور وہ چیپٹر ہاؤس کی طرف چل پڑے۔

''یہ تو بہت بڑا ہے''سوفی نے چیپٹر ہاؤس کو دیکھتے ہوئے کہا۔پارلیمنٹ کے اجلاسوں کی رازداری کیلئے یہ راہداری کے بالکل آخر میں بنایا گیا تھا۔بھاری دروازے سے داخل ہوکر وہ تحیّر سے وسیع ہال کو دیکھنے لگے۔اُنہیں احساس ہوا کہ باغ کی طرف جانے والے راستے کا دروازہ یہاں نہیں بلکہ وہ ایک بند ہال میں کھڑے ہیں۔یکدم اُنہیں ہال کا دروازہ بند ہونے کی آواز سُنائی دی،اور اُنہوں نے تیزی سے مُڑ کر پیچھے کی طرف دیکھا۔وہ دونوں اپنی جگہ سُن ہو کر رہ گئے۔

ہال میں داخل ہونے والا کوئی اور نہیں،لی ٹیبنگ تھا۔

وہ اپنی بیساکھیوں پر کھڑا تھا۔اُس کے ہاتھ میں پکڑے پستول کا رُخ سوفی اور لینگڈن کی طرف تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

'دوستو''۔لی بولا۔''میرے گھر آنے سے لے کر اب تک میں نے بہت کوشش کی کہ تُمہیں کوئی نُقصان نہ پہنچے پر اب میں مجبور ہوں''۔

اُسے اُن دونوں کے چہروں پر صدمے اور حیرانی کے آثار نظر آرہے تھے۔وہ یہ سوچ رہا تھا کہ وہ دونوں حالات کی نزاکت کو سمجھ جائیں گے۔وہ اُنہیں بہت کُچھ بتانا چاہتا تھا۔

''میرا یقین کرو''ٹیبنگ بولا۔''میرا یہ ارادہ نہیں رہا تھا کہ اِس معاملے میں تُم دونوں کو مُلوّث کروں۔تُم تو خود ہی میرے گھر آگئے تھے''۔

''لی''آخرکار لینگڈن بولا۔''یہ تُم کیا کر رہے ہو؟ ہم تو تُمہاری مدد کرنا چاہتے تھے''۔

''ہاں مُجھے معلوم ہے''ٹیبنگ بولا۔''ہمیں ابھی بہت سی باتیں کرنا ہیں''۔

لینگڈن اور سوفی کی نظریں ٹیبنگ کے ہاتھ میں پکڑے پستول پر تھیں۔

''یہ پستول تو بس یونہیں ہے''ٹیبنگ بولا۔''میرا ارادہ تُمہیں نُقصان پہنچانے کا ہوتا تو ابھی تُم زندہ نہ ہوتے۔میں نے اپنے گھر میں،اپنے آپ کو خطرے میں ڈال کر تُمہاری جان بچائی۔میں نے تو بس گریل سے غدّاری کرنے والوں کو سزا دی ہے''۔

''مُجھے کُچھ سمجھ نہیں آرہا کہ تُم کیا کہہ رہے ہو؟''لینگڈن بولا۔

''مُجھے حیرت انگیز حقیقت کا پتہ چلا ہے''ٹیبنگ بولا۔''کہ سانگریل کی دستاویزات دُنیا کے سامنے کیوں نہیں لائی جارہیں۔

پریوری کبھی بھی اِن دستاویزات کو سامنے نہ لانے کا فیصلہ کرچُکی ہے۔یہی وجہ ہے کہ سال ۲۰۰۰ بھی گُزر گیا''

لینگڈن نے گہری سانس بھری۔وہ کُچھ کہنا چاہتا تھا مگر ٹیبنگ نے اُسے موقع نہ دیا۔

''پریوری ایک مُقدّس فریضہ سونپا گیا تھا۔سال ۲۰۰۰ کے آغاز پر اُنہیں یہ دستاویزات سامنے لانا چاہیئے تھیں۔صدیوں سے ڈاونچی،بوتیچیلی اور نیوٹن جیسے آدمی اپنی جانوں کو خطرے میں ڈال کر اِن کی حفاظت کررہے تھے۔مگر جب سچ سامنے لانے کا وقت آیا تو سانئرَ نے اپنا ارادہ بدل ڈالا۔اُس نے سوچا کہ یہ وقت ٹھیک نہیں''۔ٹیبنگ سوفی کی طرف مُڑا۔''اُس نے گریل اور پریوری کو ناکام کر ڈالا،اُن تمام لوگوں کے اعتبار کو ٹھیس پہنچائی جو کہ صدیوں سے اِس کی حفاظت کررہے تھے کہ ایک دِن اِسے دُنیا کہ سامنے لانا ہے''

''تُم''سوفی کی آنکھوں میں شُعلے لپک رہے تھے۔''تُم میرے نانا کے قاتل ہو''۔

ٹیبنگ مضحکہ خیز انداز میں ہنسا۔''تُمہارے نانا اور اِس کے تینوں نائب اِس راز کے اہل ہی نہیں تھے''۔

سوفی کے اندر غُصے کا طوفان موجزن ہورہا تھا۔اُسے یقین تھا کہ ٹیبنگ جھوٹ بول رہا ہے۔

ٹیبنگ کی آواز میں کوئی پچھتاوا نہیں تھا۔''سانئرَ نے اپنے آپ کو چرچ کے ہاتھ بیچ ڈالا تھا۔وہ چرچ کے دباؤ میں تھا''۔

سوفی نے اپنا سر نفی میں ہلایا۔''وہ چرچ کے دباؤ میں آنے والا نہیں تھا''۔

ٹیبنگ سردمہری سے ہنسا۔''میری عزیزہ! چرچ دو ہزار سال سے دھمکیاں دینے والوں سے نمٹتا رہا ہے۔قُسطنطین کے زمانے سے چرچ نے یہ راز نہایت کامیابی سے دبایا ہوا ہے۔یہ حیرانی کی بات نہیں کہ چرچ نے کوئی اور راستہ ڈھونڈ لیا ہوگا کیونکہ اُن کے پاس اب قتل کرنے کیلئے نائٹس ٹیمپلر یا صلیبی جنگجو نہیں مگر چرچ ایک بااثر ادارہ ہے''۔ٹیبنگ نے سانس لیا۔''مس نیویو۔کافی عرصے سے تُمہارا نانا تُمہارے خاندان کے بارے میں حقیقت بتانا چاہتا تھا''

سوفی اپنی جگہ جم کر رہ گئی۔''تُم یہ کیسے جانتے ہو''۔

''یہ ایک فضول سوال ہے۔''ٹیبنگ نے گہری سانس لی۔''تُمہارے ماں باپ،دادی اور بھائی کی موت حادثاتی نہیں تھی''۔

سوفی نے کُچھ کہنے کیلئے مُنہ کھولا مگر کُچھ بھی نہ کہہ سکی۔لینگڈن کے چہرے پر بھی حیرت تھی۔

''یہ تُم کیا کہہ رہے ہو؟''

''رابرٹ،تاریخ اپنے آپ کو دُہراتی ہے۔چرچ نے سانگریل کی دستاویزات کو مخفی رکھنے کیلئے خون بہانے سے کبھی دریغ نہیں کیا۔جب یہ دستاویزات سامنے لانے کا وقت نزدیک تھا تو چرچ نے سانئرَ کے پیاروں کو مروا دیا تاکہ اُسے خبردار کیا جاسکے''۔

''یہ صرف ایک حادثہ تھا''۔سوفی بمُشکل ہی بول پائی۔اُس کے اندر غم کی لہریں اُٹھ رہی تھیں۔''صرف ایک حادثہ''۔

''حادثے کی کہانی تو خود گھڑی گئی تھی''ٹیبنگ بولا۔''خاندان کے دو افراد کو اِس حادثے میں خراش تک نہیں آئی۔سانئرَ اور اُس کی نواسی کو۔اِس وجہ سے سانئرَ پر دباؤ ڈالنے میں آسانی ہوگئی تھی۔چرچ نے تُمہارے نانا پر اِن دِنوں شدید دباؤ ڈالا ہوگا۔تُمہارے قتل کی دھمکیاں بھی دی گئی ہوں گی۔سانئرَ نے پریوری کے باقی ارکان کو اِس بات پر راضی کیا تھا کہ اُنہیں اِس راز کو

ابھی منظرِ عام پرنہیں لانا چاہئیے''۔

''لی'' لینگڈن بولا۔''کیا ثبوت ہے کہ چرچ کا اِس بات سے کوئی تعلق ہے۔اور یہ کہ چرچ نے سانئرَ پر دباؤ ڈالا تھا''۔

''ثبوت'' ٹیبنگ تُند لہجے میں بولا۔''تُم ثبوت چاہتے ہو؟ سال ۲۰۰۰ آیا اور گُزر گیا مگر سچ دُنیا کے سامنے نہیں آیا''

ٹیبنگ کے الفاظ کی گونج میں جیسے سوفی کو اپنے نانا کی آواز بھی سُنائی دے رہی تھی۔

سوفی، میں تُمھیں تُمھارے خاندان کے بارے میں سچ بتانا چاہتا ہوں۔

وہ سوچ رہی تھی کہ کیا یہی حقیقت اُس کا نانا بتانا چاہتا تھا؟ وہ اُس حادثے کے بارے میں زیادہ نہیں جانتی تھی۔اخبار میں آنے والی خبریں بھی عجیب تھیں۔ایک حادثہ۔سوفی کو یاد آیا کہ اُس کا نانا بچپن میں اُسے کبھی تنہا نہیں چھوڑتا تھا۔وہ نوجوان ہوگئی تھی تب بھی اپنے آپ کو اُس کی نگرانی میں محسوس کرتی تھی۔

''یہ الزام ہے ہو کہ سانئرَ کو مجبور کیا گیا تھا'' لینگڈن کے لہجے میں بے یقینی تھی۔''تبھی تُم نے اُسے قتل کروا دیا؟''

''سانئرَ کو میں نے قتل نہیں کیا'' ٹیبنگ بولا۔''وہ تو برسوں پہلے ہی مر گیا تھا جب اُس کا خاندان اُس سے چھین لیا گیا تھا۔وہ چرچ کے دباؤ میں تھا۔مرنے کے بعد وہ ہر طرح کی تکلیف سے آزاد ہوگیا۔کُچھ نہ کُچھ تو کرنا چاہئیے تھا کہ یہ سچ سامنے آئے۔کیا ہم چرچ کو اِسی طرح آزادی دئے رکھتے؟ یہ غلط ہے'' وہ رُکا۔''ہم تینوں اکٹھے ہیں''

سوفی کا چہرہ لال بھبوکا ہوگیا۔''تُم یہ کیسے سوچ سکتے ہو کہ ہم تُمھاری مدد کریں گے؟''

''کیونکہ تُمھی وہ وجہ ہو جو دستاویزات سامنے لانے کا سبب بنی۔تُمھارا نانا تُم سے نہایت مُحبت کرتا تھا جس کی وجہ سے وہ چرچ کے خلاف نہیں چل سکتا تھا۔اب تُم اِس دُنیا کی مقروض ہو۔تُمھیں میری مدد کرنی چاہئیے''۔

لینگڈن اپنے حواس کو قابو میں رکھنے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔اُس کے دماغ میں سینکڑوں سوالات تھے،مگر سب سے اہم بات سوفی کی حفاظت تھی۔ٹیبنگ کو اِس معاملے میں مُلوّث کرنے کا جو افسوس اُسے پہلے ہوا تھا اب وہ سوفی کو مُشکل میں ڈالنے کے احساس میں تبدیل ہوگیا، کیونکہ وہی اُسے ٹیبنگ کے پاس لے کر گیا تھا۔لینگڈن کبھی تصور بھی نہیں کر سکتا تھ کہ ٹیبنگ ایسا ہو سکتا ہے؟ مگر اب اُسے احساس تھا کہ وہ اوروں کا قاتل بھی ہے۔اِس ہال میں سے گولیوں کی آواز باہر نہیں جا سکتی تھی۔

لینگڈن نے لرزتی ہوئی سوفی پر نظر ڈالی۔وہ یقین نہیں کر پا رہا تھا کہ چرچ سوفی کے خاندان کے خاتمے میں مُلوّث ہے۔

''سوفی کو جانے دو'' لینگڈن نے ٹیبنگ سے مُطالبہ کیا۔''ہم یہ معاملہ آپس میں طے کر لیں گے''۔

ٹیبنگ بھدی سی ہنسی ہنسا۔''مُجھے ڈر ہے کہ میں ایسا نہیں کر سکتا۔ہاں اتنا کر سکتا ہوں'' ٹیبنگ نے پستول تانے تانے اپنی بیساکھی کو اڑایا اور دوسرے ہاتھ سے اپنی جیب سے سائنڈر نکال کر لینگڈن کی طرف بڑھایا۔''یہ میری طرف سے تُم پر اعتماد کی نشانی ہے''۔

رابرٹ اپنی جگہ پر جما رہا۔اُسے اب ٹیبنگ پر زرا بھی یقین نہیں تھا۔

''لو۔یہ لو'' ٹیبنگ بولا۔وہ تھوڑا سا جھولا مگر جلد ہی سنبھل گیا۔

''تُم اِسے پہلے ہی کھول کر نقشہ نکال چُکے ہو''۔

ٹیبنگ نے نفی میں سر ہلایا۔''اگر مُجھے کوڈ پتہ ہوتا تو میں پہلے ہی یہاں سے غائب ہو کر گریل کی تلاش میں نکل جاتا۔مُجھے کیا ضرورت تھی کہ تُمھیں بھی مُلوّث کرتا۔میں ابھی تک کوڈ پتہ نہیں چلا سکا۔جب میں نے تُمھیں خانقاہ میں داخل ہوتے دیکھا تو تب مُجھے احساس ہوا کہ اِس سارے معاملے میں تُمھیں تقدیر کھینچ لائی ہے میں اپنے لئے کُچھ نہیں کر رہا بلکہ سچ دُنیا کے سامنے لانا چاہتا ہوں''۔

اگرچہ ٹیبنگ ،اُن دونوں سے تعاون کی درخواست کر رہا تھا مگر اُس کا پستول کا بدستور اُن دونوں کی طرف تھا۔لینگڈن آگے بڑھا اور ٹیبنگ سے سائنڈر لے لیا۔پیچھے ہٹتے ہوئے وہ بولا۔''کیا تُمھیں یقین ہے کہ میں اِسے توڑوں گا نہیں؟''

ٹیبنگ عجیب وغریب سی ہنسی ہنسا۔''ٹیمپل چرچ میں بھی تُم نے اِسے توڑنے کی کھُلی دھمکی دی تھی۔

تُم ایسا نہیں سکتے کیونکہ تُم خود ایک تاریخ دان ہو۔اور تُمھارے پاس دو ہزار سال پُرانی تاریخ کی کُنجی ہے۔محسوس کرو کہ نائٹس ٹیمپلرز کی روحیں کتنی فکر مند ہوں گی۔کیا اُن کا مرنا بے کار چلا جائے گا؟ تُم لیونارڈو ڈاونچی جیسے آدمیوں کی صف میں آ سکتے ہو۔وہ تمام لوگ اگر یہاں موجود ہوتے تو تُم سے تعاون کی بھیک مانگتے۔تُمھاری تقدیر تُمھیں یہاں تک لے آئی ہے''۔

''میں تُمھاری مدد نہیں کر سکتا۔کیونکہ مُجھے بھی کوڈ معلوم نہیں ہے۔میں نے تو نیوٹن کا مقبرہ بھی ابھی دیکھا ہے اور اگر مُجھے کوڈ پتہ بھی ہوتا تو۔۔۔۔'' لینگڈن کُچھ کہتے کہتے رُک گیا۔اُسے احساس ہوا کہ وہ کُچھ زیادہ ہی بول گیا ہے۔

''تو تُم مُجھے نہ بتاتے'' ٹیبنگ نے ٹھنڈی سانس بھری۔''میں حیران اور مایوس بھی،تُم محسوس نہیں کر سکتے کہ تُم میرے احسان کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہو۔شاتیو ولاتے میں تُم دونوں کا خاتمہ میرے لئے مُشکل نہیں تھا۔میں نے تو اپنے آپ کو خطرے میں ڈال لیا تھا''۔

''جو کُچھ تُم ابھی کر رہے ہو کیا یہ قابلِ اعزاز ہے؟'' لینگڈن نے اُسے گھورا۔

''یہ تو سانئرَ کی غلطی ہے'' ٹیبنگ بولا۔''سانئرَ اور اُس کے نائبوں نے سیلاس سے جھوٹ بولا تھا۔ورنہ مُجھے سنگِ کُلید بنا مُشکل مل جاتا۔میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ سانئرَ مُجھے دھوکہ دیکر اِسے اپنی معصوم نواسی کے حوالے کر دے گا'' ٹیبنگ نے مضحکہ خیز نگاہوں سے سوفی کی طرف دیکھا اور پھر اپنی توجہ لینگڈن کی طرف مبذول کر دی۔''رابرٹ، اِس تمام معاملے میں تُمھارے ملوّث ہونے سے میری عزت رہ گئی ہے۔ورنہ سنگِ کُلید بینک کے لاکر میں ہی پڑا رہتا۔تُم اِسے لے کر سیدھے میرے پاس آ گئے''۔

لینگڈن کے پاس کوئی اور راستہ بھی نہیں تھا۔

ٹیبنگ کا لہجہ اب غُصیلہ تھا۔''جب مُجھے یہ پتہ چلا کہ سانئرَ نے مرتے مرتے تُمھارے لئے کوئی پیغام چھوڑا ہے تو مُجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ تُمھارے پاس پریوری کے حوالے سے نہایت قیمتی معلومات موجود ہیں۔اور جب تُم فرار ہوئے تو مجھے اندازہ تھا کہ تُم میرے پاس آؤ گے''

''اور اگر میں نہ آتا تو؟''

''میرے پاس اور راستے بھی تھے۔ تُم شاتیو ولاتے ضرور آتے۔ تُمہارا خود ہی شاتیو ولاتے آجانا میری سچائی کا ثبوت ہے''۔

''کیا؟'' لینگڈن حیران تھا۔

''سیلاس میرے حُکم پر شاتیو ولاتے آیا تھا۔ اِس طرح تُمہیں مُجھ پر کسی طرح سے شک نہیں ہو سکتا تھا۔ جب میں نے دیکھا کہ سانیئر کے مُعمّے نہایت ہی مُشکل ہین تو میں نے اپنا منصوبہ تبدیل کر ڈالا اور تُمہیں بھی اپنی مُہم کا حصہ بنا ڈالا''۔

''ٹیمپل چرچ'' سوفی حیرانی سے بولی۔

☆☆☆☆☆☆☆

ٹیمپل چرچ، سنگِ کُلید کو غائب کرنے کیلیئے ایک نہایت شاندار جگہ تھی۔ سانیئر کی نظم نہ سمجھ آنے کی وجہ سے یہ سوفی اور لینگڈن کے لئے نہایت شاندار پھندہ ثابت ہو سکتا تھا۔ ریمی کو احکامات دیئے گئے تھے کہ وہ کسی کی نظروں میں نہ آئے اور سیلاس کو اپنا کام کرنے دے۔ مگر لینگڈن کی دھمکی ریمی کو پریشان کر ڈالا تھا اور اُسے ٹیبنگ کو یرغمال بنانے کا ڈرامہ رچانا پڑا۔ خوش قسمتی سے سیلاس کو ٹیبنگ کے بارے میں حقیقت کا پتہ نہیں تھا جس کی وجہ سے وہ ایک کٹھ پُتلی بنا رہا۔ جب ریمی نے گاڑی کے پچھلے حصے کا حفاظتی شیشہ اوپر چڑھایا تھا تو ٹیبنگ نے اُسے فون کر کے اوپس ڈائی کے مرکز جانے کا کہا اور پھر پولیس کو اطلاع کر ڈالی۔ اِس کے بعد اُس نے ریمی کو ٹھکانے لگایا تھا۔ اگرچہ یہ اُس کیلیئے ایک مُشکل فیصلہ تھا مگر ریمی وہ مستقبل کیلیئے خطرہ مول نہیں لے سکتا تھا۔ ٹیبنگ سوچ رہا تھا کہ اُس نے نہایت آسانی سے اوپس ڈائی کو اپنے مقاصد کیلیئے استعمال کیا تھا اور سوفی اور لینگڈن سے بھی ٹھیک ٹھاک فائدہ اُٹھایا پھر بھی وہ اُن کی مدد کا مُحتاج تھا۔

''مادام'' وہ شاندار فرانسیسی لہجے میں بولا۔ ''گریل نے ہمیں خود ڈھونڈا ہے اور ہمارے راستے جُدا نہیں ہو سکتے''۔

سوفی خاموش رہی۔ ٹیبنگ دبے لہجے میں پھر اُن دونوں سے مُخاطب ہوا۔

''سُنو! کیا تُمہیں احساس نہیں کہ گریل تُم سے آزادی کی درخواست کر رہی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تُم اِس صورتحال کو سمجھو اور میری مدد کرو۔ ہمیں ایک دوسرے سے وفاداری کا حلف اُٹھانا ہوگا''۔

سوفی نے ٹیبنگ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں۔ ''تُم میرے نانا کے قاتل ہو۔ میں تُمہیں جیل کی سلاخوں کے پیچھے دیکھنا چاہتی ہوں''۔

ٹیبنگ کا تاثُرات سخت ہو گئے۔ ''معاف کرنا مادام آپ کے خیالات اِتنے شدید ہیں''۔ وہ گھوما اور لینگڈن کو نشانے پر لے کر بولا۔

''رابرٹ، تُم میرا ساتھ دو گے یا؟''

☆☆☆☆☆☆☆

ارنگروسا کے جسم نے ساری زندگی بہت سارے درد اور تکالیف برداشت کی تھیں، مگر سینے میں گولی کا درد ایک نیا اور عجیب قسم کا تھا۔ گہرا اور شدید۔ اُسے یوں محسوس ہوا کہ یہ درد اُس کے جسم کی بجائے اُس کی روح میں ہے۔ اُس نے آنکھیں کھول کر ارد گرد دیکھنے کی کوشش کی مگر اُس کی آنکھوں کے سامنے دُھند چھائی ہوئی تھی۔ اُس کے ذہن میں سوال تھا کہ وہ کہاں ہے۔ اُسے محسوس ہوا کہ کوئی اُس کے جسم کو اُٹھا کر لے جا رہا ہے۔ اُس نے اپنی آنکھوں کے سامنے سے دُھند کو جھٹکنے کی کوشش کی۔ وہ سیلاس تھا۔ وہ چیخ رہا تھا کہ کوئی اُنہیں ہپستال لے چلے۔ اُس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب بہہ رہا تھا۔

''میرے بچے'' اُس نے دبے لہجے میں سیلاس کو بُلایا۔ ''تُم زخمی ہو''۔

سیلاس نے ارنگروسا کو دیکھا۔ اُس کی آنکھوں میں رنج و غم اور پچھتاوا تھا۔ ''مُجھے معاف کرنا'' شاید وہ اِس غم کی وجہ سے بول نہیں پا رہا تھا۔

''نہیں سیلاس'' ارنگروسا بولا۔ ''معذرت مُجھے کرنی چاہیئے۔ یہ میری غلطی ہے'' اُس نے سوچا کہ معلّم نے اُس سے وعدہ کیا تھا کہ کسی کی جان نہیں لی جائے گی۔ ''میں بہت پُر جوش، اور خدشات کا شکار تھا۔ میرے بچے ہمارے ساتھ دھوکہ ہوا ہے''۔

وہ اُس شخص بازوؤں میں جھول رہا تھا جو ایک زمانے سے اُس کے ساتھ تھا۔ اُسے ماضی کی یاد آیا۔ سپین میں اپنا مذہبی آغاز، ایک چھوٹے سے گرجے کی تعمیر اور پھر نیو یارک میں اوپس ڈائی کی سربراہی۔ پانچ ماہ پہلے اُسے نہایت اہم اطلاعات ملی تھیں۔ اُس کی تمام زندگی کی محنت خطرے میں پڑ گئی تھی۔ وہ کاسل گنڈ ولفو گیا تھا جہاں اُس کی آنے والی زندگی بربادی کے دہانے پر تھی۔ وہ کاسل گانڈ ولفو کی لائبریری میں ایک فخر و غرور سے داخل ہوا تھا۔ اُسے یقین تھا کہ امریکہ میں اُس کی جو خدمات تعریف کی جائے گی مگر وہاں موجود تین اشخاص نے اُسے سخت مایوس کیا تھا۔ وہ تمام لوگ شدید خدشات کا شکار تھے کہ اوپس ڈائی عیسائیت کی بدنامی کا سبب بن رہی ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی بتایا تھا کہ پوپ چرچ کی انتہا پسند پالیس میں کُچھ تبدیلی لانا چاہتا ہے۔ اُنہوں نے اُسے ویٹیکن کونسل کا مُتفقہ فیصلہ بھی سُنایا تھا کہ پوپ اوپس ڈائی کی حمایت سے دستبرداری کا اعلان کرے گا۔ اِس معاملے پر کاغذی کاروائی بھی شُروع ہو چُکی تھی۔ ارنگروسا نے اُنہیں یاد دلایا تھا کہ ویٹیکن بینک کو دیوالیہ پن سے اوپس ڈائی نے ہی بچایا تھا۔ اِس کے جواب میں اُسے بتایا گیا تھا کہ ویٹیکن بینک اوپس ڈائی کو تمام رقوم پانچ اقساط میں ادا کر دے گا۔ ارنگروسا نے اِس بات پر سخت تنقید کی تھی اِسے چرچ کی طرف سے اُسے خریدنے کی کوشش کہا تھا۔ پھر اُسے بتایا گیا تھا کہ اگر چھ ماہ کے اندر اندر اوپس ڈائی خود ہی ویٹیکن سے لاتعلقی کا اعلان کر دے تو بہتر ہوگا۔ ارنگروسا نہایت غُصے اور پریشانی کے عالم میں واپس آیا تھا۔ اور پھر وہ بازی پلٹنے کی تراکیب سوچنے لگا۔ کُچھ دنوں بعد اُسے ایک فون کال آئی۔ کال کرنے والے نے اُسے بتایا کہ وہ ویٹیکن اور اوپس ڈائی کے آپس کے تعلقات کے بارے میں باخبر ہے۔ ارنگروسا حیران تھا کہ آخر یہ آدمی جو اپنے آپ کو معلّم کہتا تھا اتنا باخبر کیسے ہے۔ پھر معلّم نے اُسے بتایا تھا کہ اُس کے پاس ایسا راز ہے جو ویٹیکن کو اپنا فیصلہ واپس لینے پر مجبور کر سکتا۔ اُس کے بعد کے تمام واقعات اُس کے ذہن میں گڈ مڈ ہونے لگے۔ سینٹ میری ہسپتال تک پہنچتے پہنچتے وہ بے ہوش ہو چُکا تھا۔ اُسے شُعبہ حادثات میں لے جایا گیا۔ سیلاس شدید پریشان تھا۔ وہ وہیں فرش پر جُھک کر خُدا سے دُعا مانگنے لگا۔ اُس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ اُس کے ارد گرد موجود لوگ اُسے حیرت سے دیکھ رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر آپریشن تھیٹر

سے باہر آیا اور سیلاس سے بولا۔
''میں یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کافی خون ضائع ہو چُکا ہے''۔
سیلاس ڈاکٹر کے ساتھ ہی کمرے میں داخل ہوا۔ ارنگروسا نے آدھ کُھلی آنکھوں سے اُسے دیکھا۔ ''میرے بچے۔۔۔۔۔''
سیلاس کی روح میں غُصہ اور پچھتاوا بھر گیا تھا۔ ''محترم اُستاد۔ اگر مُجھے اُس دھوکے باز کو ڈھونڈنے میں ساری زندگی بھی لگ جائے تو میں اُسے ڈھونڈوں گا اور موت کے گھاٹ اُتار دوں گا''۔
ارنگروسا نے اپنا سر ناں میں ہلا دیا۔ وہ نہایت غمگین نظر آ رہا تھا۔ ''سیلاس۔۔۔۔ اگر تُم نے کوئی سبق نہیں سیکھا تو اب سیکھ لو''۔
اُس نے سیلاس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور بولا ''معافی خُدا کا بہترین تُحفہ ہے''۔
''لیکن مُحترم؟''
''ارنگروسا نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ ''تُمھیں دُعا مانگنی چاہئیے''

☆☆☆☆☆☆☆

لینگڈن نے پستول کی طرف دیکھا۔ اُس کے دماغ میں ٹیبنگ کا سوال گونج رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر وہ ٹیبنگ کا ساتھ دیتا ہے تو سوفی کو موت کے مُنہ میں لے جائے گا اور اُس کا جواب نفی میں ہونے کی صورت میں ٹیبنگ اُن دونوں کو گولی مار سکتا تھا۔ وہ ایک پروفیسر تھا۔ اُسے ایسی صورت حال کا سامنا کبھی نہیں کرنا پڑا تھا۔ اُس کے پاس دو جواب تھے۔ ہاں یا ناں۔
اُس نے اپنے ہاتھ میں دبے سائنکڈر پر نگاہ ڈالی اور خالی ہال کو دیکھا۔ کُچھ لمحے بعد وہ کمرے کے دوسرے حصے کی طرف چل پڑا۔ اُسے معلوم تھا کہ اُس کی خاموشی ٹیبنگ کو غلط فہمی میں مُبتلا کر دے گی اور سوفی بھی یہی سوچے گی کہ وہ اُس کا ساتھ نہیں چھوڑ رہا۔ اور اِس کے علاوہ اُسے سوچنے کیلئے قیمتی وقت بھی مل جائے گا۔ وہ جانتا تھا کہ ٹیبنگ بھی یہی چاہتا ہے کہ وہ سوچے۔ اِسی لئے اُس نے سائنکڈر لینگڈن کو دے دیا تھا تا کہ ساری ذمہ داری اُس کے کاندھوں پر آن پڑے۔ اُس کے نزدیک سوفی کو بچانے کا واحد رستہ کوڈ کا پتہ چلانا اور پھر ٹیبنگ سے سودے بازی کرنا تھا۔ اگر وہ سائنکڈر کو کھول لے تو ٹیبنگ سودے بازی پر تیار ہو سکتا ہے۔ اُسے یہ مشکل لگ رہا تھا مگر وہ مایوس نہیں تھا۔ وہ جانتا تھا کہ سائنکڈر کھولنے میں ناکامی سے
سوفی کی زندگی بھی داؤ پر لگ سکتی ہے۔
تُم وہ گولہ ڈھونڈو جو کہ اُس کی قبر پر ہونا چاہئیے
جو گُلابی جسم اور بیج دار کوکھ کی بات کرتا ہے۔
اُس کی پُشت سوفی اور ٹیبنگ کی طرف تھی۔ وہ ہال کی اونچی لانبی کھڑکیوں کے پاس تھا۔ اُسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔
اُس نے سوچا کہ اُسے اپنے آپ کو سانئر کی جگہ رکھ کر سوچنا چاہئیے۔ سانئر نے کیا سوچ کر یہ نظم لکھی تھی؟ وہ گولہ کیا تھا جو کہ نیوٹن کی قبر پر موجود ہونا چاہئیے تھا۔ اُس کی آنکھوں کے سامنے سیاروں، ستاروں کی تصویریں ناچنا شُروع ہو گئی تھیں۔ باہر ہوتی بارش اندر ہال میں بھی ٹھنڈک کا احساس دلا رہی تھی۔ اُس نے یہ احساس ذہن سے جھٹکنے کی کوشش کی۔ مُقدس

نُسوانیت۔۔۔ صُراحی۔۔۔ بھولی ہوئی مگدالہ کی مریم۔۔۔۔۔ دیویوں کا زوال۔۔۔۔ ہولی گریل۔
اُس نے کالج گارڈن کے درختوں کو دیکھا۔ اُسے ایسا لگا کہ باہر بارش میں کہیں گریل اُس کا مذاق اُڑا رہی ہے۔ باغ میں برطانیہ کے سب سے پُرانے سیب کے درختوں پر پانچ پتیوں والے پھول چمک رہے تھے، بالکل زُہرہ کے پانچ کونی ستارے کی طرح، ان پتوں کے پیچھے موجود شاخیں لینگڈن کو یہ باور کرا رہی تھیں کہ علم کا پھل اُس کی پہنچ سے ابھی دُور ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

لی ٹیبنگ نہات اعتماد سے لینگڈن کو دیکھ رہا تھا۔ کُچھ دیر پہلے تک اُسے شک تھا کہ لینگڈن کوڈ جانتا ہے۔ یہ کوئی اتفاق نہیں تھا کہ ٹیبنگ نے اپنے منصوبے کا آغاز اُسی رات کو کیا تھا جس رات سانئر اور لینگڈن کی مُلاقات طے تھی۔ وہ پوشیدہ طور پر سانئر کی گُفتگو سُنتا رہا تھا اور اُسے سانئر کی لینگڈن کیلئے گرمجوشی کا علم بھی تھا۔ لینگڈن سے ملنے کا مطلب یہ تھا کہ اُس کے مُسوّدے میں پریوری کا کوئی اہم راز موجود ہے۔ ٹیبنگ کے خیال میں شاید لینگڈن سچ تک پہنچ چُکا تھا اور سانئر کو خطرہ تھا کہ دُنیا پر یہ سچ آشکار ہو سکتا ہے۔ اور وہ لینگڈن سے مُلاقات کر کے اُسے خاموش رکھنا چاہتا ہے۔ مگر سچ کافی عرصے سے خاموش تھا۔ ٹیبنگ جانتا تھا کہ اُسے جلد از جلد قدم اُٹھانا ہوگا۔ سیلاس کے حملے سے دو اہم مقاصد پورے ہو سکتے تھے۔ ایک تو وہ سانئر کو لینگڈن سے ملنے سے محروم کر سکتا تھا اور۔ سنگِ کُلید بھی اُس کے ہاتھ لگ جاتا۔ ٹیبنگ کو اگر اِس دوران لینگڈن کی ضرورت پڑتی تو وہ پیرس میں ہی تھا۔ سیلاس کو لوورے تک پہنچانا نہایت آسان ثابت ہوا تھا۔ ایک دن پہلے سیلاس نے سانئر کو ایک پریشان حال پادری بن کر ٹیلیفون کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ ایک آدمی اُس کے پاس اپنے گُناہوں کا اعتراف کرنے آیا تھا اور اُس نے یہ اعتراف کیا تھا کہ سانئر کے خاندان کو اُسی نے مروایا تھا۔ سانئر نے کہا تھا کہ یہ ایک حادثہ تھا اور پولیس کی رپورٹ بھی یہی ظاہر کرتی تھی۔ سیلاس نے اُسے بتایا تھا کہ وہ آدمی یہ اعتراف کر چُکا ہے کہ جس کار نے سوفی کے والدین کی گاڑی کو ٹکر ماری تھی اُس میں موجود آدمی خاص طور پر اِس مقصد کیلئے چُنا گیا تھا۔ اُس نے گاڑی کو ٹکر مار کر دریا میں گرا دیا تھا۔ سیلاس نے مزید اُسے بتایا تھا کہ اعتراف کرنے والے آدمی نے اُسے سوفی کی زندگی کو لاحق خطرے کے بارے میں بھی بتایا تھا۔ سوفی کا نام سُن کر سانئر کو مجبور ہو گیا تھا۔ اُس نے سیلاس کو لوورے میں ہی بُلایا تھا جو اُس کے خیال میں نہایت محفوظ جگہ تھی۔ پھر اُس نے سوفی کو فون کر کے بتایا تھا کہ اُس کی جان کو خطرہ ہے اور وہ
فوری طور پر اُس سے رابطہ کرے۔ لینگڈن سے مُلاقات اب اِتنی اہم نہیں تھی۔ ٹیبنگ اب لینگڈن کو سوفی سے علحدہ کر کے محسوس کر رہا تھا کہ وہ اُن دونوں کے تعلقات میں دراڑ ڈال چُکا ہے۔ سوفی ابھی تک اپنی ضد پر
اڑی ہوئی تھی۔ مگر لینگڈن کو حالات کی سنگینی کا احساس تھا۔ وہ کوڈ پتہ چلانے کی کوشش کر رہا تھا۔ ٹیبنگ کے خیال میں لینگڈن کو یہ احساس ہو چُکا تھا کہ سچ دُنیا کے سامنے آ جانا چاہئیے۔
''وہ تُمھارا مقصد کبھی پورا نہیں کرے گا'' سوفی نے سرد لہجے میں کہا۔ ''اگر وہ یہ کر بھی سکتا تو پھر بھی تُمھارا ساتھ نہ دیتا''۔
ٹیبنگ نے سوفی پر پستول تان رکھا تھا۔ اگر چہ اُسے یقین تھا کہ اِس کے استعمال کی نوبت نہیں آئے گی، مگر وہ اِسے استعمال کر

بھی سکتا تھا۔ اُس نے لینگڈن کو دیکھا اور پھر سوفی پر نگاہ دوڑائی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ وہ سوفی کو پورا موقع دے چُکا ہے۔ اُس کے نزدیک ہولی گریل کسی کی زندگی سے زیادہ قیمتی تھی۔

اُسی وقت لینگڈن مُڑا ''یہ مقبرہ۔۔۔۔۔'' اُس کی آنکھوں میں چمک تھی۔ ''مُجھے پتہ چل گیا ہے کہ ہمیں مقبرے میں کہاں دیکھنا ہے''

ٹیبنگ کا دِل زور سے دھڑکا۔ ''کہاں رابرٹ؟ مُجھے بتاؤ''۔

لینگڈن نہایت جارحانہ انداز میں قدم اُٹھاتا ہوا اُن دونوں کی طرف آیا۔

سوفی چہرے پر خوف طاری تھا ''نہیں رابرٹ۔ تُم ایسا مت کرو''

''نہیں'' وہ لی کی طرف مُڑا۔ اُس کی آنکھوں میں سختی تھی۔ ''تب تک نہیں جب تک تُم سوفی کو جانے نہیں دیتے''۔

ٹیبنگ کا چہرہ تاریک پڑ گیا ''ہم بہت نزدیک ہیں، رابرٹ تُم میرے ساتھ کوئی کھیل مت کھیلو''۔

''میں کوئی کھیل نہیں کھیل رہا'' لینگڈن بولا ''اُسے جانے دو۔ ہم دونوں مل کر سائنلڈر کھولیں گے''۔

''میں کہیں نہیں جا رہی'' سوفی کے لہجے میں غُصّہ تھا ''یہ میرے نانا نے میرے حوالے کیا تھا، اِس پر تُمہارا کوئی حق نہیں''۔

لینگڈن سوفی کی طرف مُڑا ''تُم خطرے میں ہو۔ خُدا کیلئے چلی جاؤ۔ میں تُمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں''۔

''کیا وہ راز دُنیا کے سامنے لا کر جسے پوشیدہ رکھنے کیلئے میرے نانا نے جان دے دی؟ اُس نے تُم پر اعتبار کیا رابرٹ۔ میں نے بھی''۔

لینگڈن کی نیلی آنکھوں میں پریشانی تھی۔ ٹیبنگ اُن دونوں کو آپس میں زیرِ بحث دیکھ کر مُسکرا رہا تھا۔ وہ لینگڈن پر ہنس رہا تھا کہ اتنا بڑا راز ہاتھ میں ہونے کے باوجود وہ ایک فضول عورت کو بچانے کی کوشش کر رہا تھا۔

''سوفی۔ تُمہیں چلے جانا چاہیئے''۔

اُس نے ناں میں اپنا سر ہلایا۔ ''جب تک تُم یہ سائنلڈر میرے حوالے نہیں کرتے یا اِسے توڑ نہیں دیتے، میں کہیں نہیں جاؤں گی''۔

''کیا؟'' لینگڈن نے حیرانی سے اُسے دیکھا۔

''میرا نانا اس راز کو افشاء کرنے کی بجائے ضائع کر دینا پسند کرتا۔ اُس نے اپنی جان کی پرواہ بھی نہیں کی''۔ سوفی آنکھوں کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ابھی رونا شُروع ہو جائے گی۔ اُس نے ٹیبنگ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا ''اگر تُم مُجھے مارنا چاہتے ہو تو گولی چلا دو۔ میں اپنے نانا کی امانت تُمہارے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ سکتی''۔

ٹیبنگ نے اپنے پستول والے ہاتھ کو حرکت دی۔

''نہیں'' لینگڈن نے اپنا بازو بلند کیا اور چلّایا ''لی۔ اگر تُم نے ایسا سوچا بھی تو میں اِسے گرا دوں گا''۔

ٹیبنگ ہنسا ''یہ کھوکھلی دھمکی ریمی کیلئے تو کام کر گئی تھی۔ مگر میں تُمہیں اُس سے زیادہ جانتا ہوں''۔

''اچھا کیا واقعی؟'' لینگڈن کا لہجہ استہزائیہ تھا۔

ہاں میں تُمہیں جانتا ہوں۔ ٹیبنگ نے سوچا۔ اُسے لینگڈن کی بات کا جائزہ لینے میں چند سیکنڈ لگے تھے مگر وہ جان گیا تھا کہ لینگڈن جھوٹ بول رہا تھا اور وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اس سارے مُعمّے کا جواب کہاں موجود ہے۔

''رابرٹ کیا تُم واقعی جان گئے ہو کہ کہاں دیکھنا ہے؟''

''ہاں بالکل''۔

اگرچہ لینگڈن کی آنکھوں میں یقین تھا مگر ٹیبنگ کو یہ جھوٹ لگ رہا تھا۔ اُس کے خیال میں یہ سوفی کو بچانے کی کوشش تھی۔ اُسے لینگڈن کے رویّے پر شدید مایوسی ہوئی۔ اُسے یوں لگا جیسے وہ اکیلا نائٹ ہے اور فضول لوگوں نے اُسے گھیر رکھا ہے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ سنگِ کُلید کا کوڈ خود معلوم کرے۔ لینگڈن اور سوفی اب اُس کیلئے ایک خطرہ تھے۔۔۔۔ اور گریل کیلئے بھی۔ اُسے معلوم تھا کہ اس مسئلے کا حل دردناک ہے مگر وہ جانتا تھا کہ اُسے کوئی نہ کوئی حل نکالنا ہے وہ سوچ رہا تھا کہ لینگڈن کو سائنلڈر فرش پر رکھنے پر مجبور کرے۔

''میں تُمہیں ایک موقع اور دیتا ہوں'' ٹیبنگ پستول نیچے جھکاتے ہوئے کہا ''سائنلڈر نیچے رکھ دو تو ہم اِس معاملے پر بات کرتے ہیں''۔

لینگڈن جان گیا تھا کہ اُس کا جھوٹ ناکام رہا ہے۔ وہ ٹیبنگ کے چہرے پر ایک فیصلہ کُن احساس دیکھ رہا تھا۔ اُسے یقین تھا کہ اگر اُس نے سائنلڈر نیچے رکھ دیا تو ٹیبنگ اُن دونوں پر گولی چلا دے گا۔ مگر وہ کُچھ دیر پہلے فیصلہ کر چُکا تھا، جب وہ کھڑکی کے پاس اکیلا کھڑا تھا۔

سوفی کی حفاظت۔

گریل کی حفاظت۔

اُسے سمجھ آ گئی تھی کہ سچ تو اُس کی آنکھوں کے سامنے موجود ہے۔ اُسے یقین ہو گیا تھا کہ گریل اُس کا مذاق نہیں اُڑا رہی بلکہ اُسے پُکار رہی ہے۔ اب وہ ٹیبنگ کے دباؤ میں تھا، اُس نے سائنلڈر کو فرش پر رکھنے کیلئے جھکنا شُروع کیا۔

''ہاں رابرٹ'' ٹیبنگ نے پستول کا رُخ اُس کی طرف کیا ''اِسے نیچے رکھ دو''۔

لینگڈن کی آنکھیں چھت کی طرف اُٹھ گئیں۔ وہ نیچے جھک رہا تھا۔ جھکتے جھکتے اُس نے پستول کی طرف دیکھا۔

''مُجھے معاف کرنا لی''

یکدم وہ اوپر اُٹھا اور بازو کو اوپر کی طرف گُھما دیا۔ اِس کے ساتھ ہی سائنلڈر اُس کے ہاتھ سے نکل کر چھت کی طرف بلند ہو گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

ٹیبنگ محسوس نہ کر سکا کہ اُس نے ٹریگر دبا ڈالا ہے۔ پستول سے دھماکے کی آواز آئی۔ لینگڈن سائنلڈر پھینک کر نیچے جھک گیا۔

گولی اُس کے پیروں کے نزدیک فرش میں پیوست ہوگئی۔ٹیبنگ چاہتا تھا کہ لینگڈن پر ایک اور گولی چلائے مگر اُس کا دھیان سائنلڈر کی طرف تھا۔ایسا لگ رہا تھا جیسے وقت رُک سا گیا ہے۔ٹیبنگ کی ساری دُنیا گویا ہوا میں اُڑتے سائنلڈر میں مقید ہوگئی تھی۔اُس نے اِسے اوپر بلند ہوتے دیکھا اور پھر واپس نیچے پتھریلے فرش کی طرف گرتے ہوئے دیکھا۔اُس کی تمام اُمیدوں کا مرکز سائنلڈر تھا۔اِسے
گرنا نہی چاہیئے تھا۔ اُس نے پستول چھوڑ دیا اور آگے کی طرف چھلانگ لگا کر سائنلڈر پکڑنے کی کوشش کی۔ اُس کی بیساکھیاں نیچے گر گئیں۔اُس نے اپنا بازو پھیلا یا کر نیچے گرتے سائنلڈر کو پکڑ لیا۔وہ مُنہ کے بل آگے کو گرا اور اُس کے پھیلے ہوئے بازو فرش سے ٹکرائے اور سائنلڈر بھی فرش سے ٹکرایا۔
سائنلڈر کے اندر سے مائع بہنے کی آواز سُنائی دی۔ چند لمحوں کیلیئے ٹیبنگ کا سانس رُک گیا تھا۔اُس نے اپنے ہاتھوں میں تھامے ہوئے سیاہ سائنلڈر کو دیکھا،اُسے لگ رہا تھا کہ سائنلڈر کے اندر تیزاب کی شیشی کو کوئی نُقصان نہیں پہنچا ہے۔مگر چند ہی لمحوں میں اُس کے نتھنوں تک تیزاب اور کاغذ جلنے کی بُو پہنچ گئی۔اُسے اپنے ہاتھوں پر بھی تیزاب کے چھینٹے محسوس ہوئے۔وہ پریشان ہوگیا۔تیزاب بہہ رہا تھا۔ٹیبنگ نے اپنے خیال میں اندر موجود دستاویز کو جلتے ہوئے دیکھا۔
''رابرٹ۔بے وقوف انسان۔۔۔۔یہ راز ہمیشہ کیلیئے گُم چُکا ہے'' وہ چیخا،اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ سسک رہا ہے۔
گریل ہاتھ سے نکل چُکی تھی۔سب کُچھ برباد ہو چُکا تھا۔اُسے لینگڈن کی اِس حرکت پر یقین نہیں آیا تھا۔اُس نے لیٹے لیٹے ہی سائنلڈر کھولنے کی کوشش کی
اُس نے سائنلڈر کے اندر جھانکا۔ اِس میں سوائے کرچیوں کے کُچھ نہیں تھا۔ جلا ہوا کاغذ بھی۔وہ لیٹے لیٹے گھوما اور لینگڈن کو دیکھا۔اُس کے ساتھ سوفی بھی تھی،جس کے ہاتھ میں پستول تھا۔حیرانی سے ٹیبنگ نے سائنلڈر دوبارہ اُٹھایا اور اُس کے ڈائلوں پر حُروف کی ترتیب کو دیکھا۔وہ حُروف دیکھ کر اُس کا مُنہ کھلے کا کُھلا رہ گیا۔

APPLE

☆☆☆☆☆☆☆

وہ گولہ جسے حوّا نے کھایا تھا' لینگڈن کا لہجہ سرد تھا۔''جس کی وجہ سے خُدا ناراض ہوگیا۔ پہلا گُناہ۔مُقدس نُسوانیت کے زوال کا آغاز۔
ٹیبنگ کو یوں محسوس ہوا کہ یہ سچ اُس پر درد کی بوچھاڑ کے ساتھ آن پڑا ہو۔یہ گولہ 'سیب' کے علاوہ کُچھ بھی نہیں ہوسکتا تھا۔گلابی پھل، جو کہ نیوٹن کے سر پر آ کر لگا تھا اور جس کی اثرات اُس کی تمام تر تحقیقات میں موجود تھے۔
''رابرٹ' 'ٹیبنگ لیٹے لیٹے چلاّیا۔''تُم نے اِسے کھول لیا تھا۔نقشہ کہاں ہے؟''
پلکیں جھپکائے بغیر رابرٹ نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک بوسیدہ کاغذ نکال لیا۔اُس نے کاغذ ٹیبنگ کھول کر ٹیبنگ کے سامنے لہرایا۔ٹیبنگ کے چہرے پر ایک مانوس سی مُسکراہٹ پھیل گئی۔

رابرٹ جانتا تھا کہ ٹیبنگ کا دل یہ جاننے کیلیئے بے تاب ہے کہ اِس پر کیا لکھا ہوا ہے۔اُسکی زندگی کا خواب اُس کے سامنے ہے۔
''مُجھے بتاؤ'' وہ بولا۔''خُدا کیلیئے۔۔مُجھے بتاؤ۔۔۔ابھی زیادہ دیر نہیں ہوئی ہے''۔
دروازے پر بھاری قدموں کی آواز آئی۔لینگڈن نے کاغذ لپیٹ کر اپنی جیب میں ڈال لیا۔
''نہیں''ٹیبنگ نے کھڑا ہونے کی ناکام کوشش کی۔ اِس کے ساتھ ہی کمرے کا دروازہ کُھلا اور بیزو فاش اِس طرح کمرے میں داخل ہوا جیسے ایک غُصیلا پہلوان اکھاڑے میں داخل ہوتا ہے۔اُس کے پیچھے پولیس کے آدمی بھی تھے۔اُس کی آنکھیں لی ٹیبنگ پر جم گئیں جو کمرے کے فرش پر بے یارو مددگار پڑا ہوا تھا۔اُس کے مُنہ سے ایک گہری سانس بر آمد ہوئی۔اُس نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا پستول ہولسٹر میں ڈالا اور مُڑ کر سوفی کو دیکھا۔
''ایجنٹ نیویو۔مُجھے اطمینان ہے کہ تُم اور لینگڈن صحیح سلامت ہو۔تُمہیں میرے پاس ضرور آنا چاہیئے تھا''۔

سوفی فاش کو دیکھ کر حیران ہوگئی تھی۔''تُم نے ہمیں کیسے ڈھونڈ لیا؟''
فاش نے ٹیبنگ کی طرف اشارہ کیا۔''اُس نے خانقاہ میں داخل ہوتے وقت ایک غلطی کی تھی۔ اِس نے اپنا کارڈ مُحافظوں کو دکھایا تھا۔اُس محافظ نے پولیس کا اعلان سُنا تو اُنہیں اطلاع کر دی''۔
فاش کی وضاحت کے دوران پولیس کے آدمیوں نے ٹیبنگ کو پکڑ کر ہتھکڑیاں لگا دی تھیں۔
''وہ لینگڈن کی جیب میں ہے''ٹیبنگ جنونیوں کی طرح چیخ اُٹھا۔''ہولی گریل کے پوشیدہ مقام کا نقشہ''۔
پولیس کے آدمیوں نے ٹیبنگ کو اُٹھایا تو اُس نے پاگلوں کی طرح اپنا سر جھٹکا۔''مُجھے بتاؤ،اِس میں کیا ہے؟ہولی گریل کہاں ہے؟''
جب پولیس کے آدمی ٹیبنگ کو اُٹھائے لینگڈن کے پاس سے گُزرے تو لینگڈن بولا۔''صرف قابل آدمی ہی گریل ڈھونڈ سکتا ہے۔''

☆☆☆☆☆☆☆

کینسنگٹن گارڈن کی دُھند میں،سیلاس لنگڑاتا ہوا گھاس پر چل رہا تھا،وہ گیلی گھاس پر گھٹنوں کے بل جھکا اور دُعا میں مشغول ہو گیا۔اُس کی پسلیوں کے نیچے سے ابھی تک خون بہہ رہا تھا مگر اُسے تکلیف محسوس نہیں ہو رہی تھی۔باغ میں پھیلی ہوئی دُھند سے محسوس ہو رہا تھا کہ یہ کوئی دوسری ہی دُنیا ہے۔اُس نے اپنی معافی کیلیئے دُعا مانگی،خُدا سے رحم کی التجا کی۔اور اپنے آقا بشپ ارنگروسا کی صحت کیلیئے بھی۔
سیلاس کا درد ختم ہونا شُروع ہوگیا۔اُسے پتہ چل گیا تھا کہ بشپ ارنگروسا ٹھیک کہہ رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

سورج سامنے آ چُکا تھا۔شہر کی سڑکیں اور عمارتیں اب خُشک ہونا شُروع ہوگئی تھیں۔ بیزو فاش تفتیشی کمرے سے ماتھے پر شکنیں ڈالے برآمد ہوا۔ لی ٹیبنگ نے جُرم کا اقرار نہیں کیا تھا۔ وہ اپنی بے گُناہی پر مُصر تھا۔ وہ بار بار ہولی گریل، پوشیدہ دستاویزات اور خُفیہ تنظیموں کے بارے میں بات کر رہا تھا۔ فاش کو لگ رہا تھا کہ یہ ڈھیٹ مئورخ اپنے وُکلاء کے ذریعے اپنی بے گُناہی ثابت کرنے کی کوشش کرے گا۔

اِس میں کوئی یقین نہیں تھا کہ وہ ایک پاگل ہی تھا، مگر پھر بھی فاش اُس کے منصوبے کے بارے میں سوچ کر حیران تھا۔ اُس نے ہر موڑ پر اپنے آپ کو بچا کر رکھا تھا۔ اُس نے نہ صرف اوپس ڈائی بلکہ ویٹیکن کو بھی استعمال کیا تھا۔ اُس کا کام ایک پاگل راہب نے سرانجام دیا تھا اور اِس کے علاوہ ایک بڑے درجے کے پادری نے بھی۔ سب سے زیادہ چالاکی یہ تھی کہ اُس نے اپنے جاسوسی کے آلات ایسی جگہ پوشیدہ رکھے تھے جہاں وہ ایک معذور کی حیثیت سے نہیں پُہنچ سکتا تھا۔ یہ سارا کام ریمی کرتا تھا جو اُس کی اصل شناخت سے واقف تھا۔ کولیٹ سے آنے والی رپورٹوں سے فاش کو یہ احساس ہوا تھا کہ وہ ٹیبنگ کے دماغ سے بہت کُچھ سیکھ سکتا ہے۔ اُس نے پیرس کے اہم اہم سرکاری مقامات پر جاسوسی کے آلے نصب کروائے ہوئے تھے۔ اُس کا طریقہ کار بھی نہایت شاندار تھا۔ وہ مشہور شخصیات کو نہایت قیمتی تُحفے بھجواتا تھا جن میں مائکروفون فٹ ہوتے تھے۔ اُس نے سانئر کو بھی اپنے محل میں دعوت کیلئے بُلایا تھا اور ساتھ یہ درخواست بھی کی تھی کہ وہ اپنے ساتھ نائٹ کا وہ مُجسمہ بھی لے کر آئے جو اُس نے خود بنایا ہے۔ کھانے کے دوران ریمی نے اُس مجسمے میں مائکروفون فٹ کر دیا تھا۔ یہ سب باتیں سوچتے ہوئے فاش کو خیال آیا کہ اُسے پیرس جانے سے پہلے ایک اور کام بھی کرنا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

''ہم بُہت حیران ہیں'' ایک نرس نے ارنگروسا پر جھُکتے ہوئے کہا۔ ''یہ ایک معجزے سے کم نہیں ہے''
بشپ ارنگروسا نے ایک کمزور سی مُسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔ ''مُجھ پر خُدا کا کرم ہمیشہ رہا ہے''۔
نرس کمرے سے باہر چلی گئی۔ کھڑکی کے باہر سے آتی سورج کی روشنی، خوشگوار لگ رہی تھی۔ آخری رات اُس کی زندگی کی سیاہ ترین رات تھی۔ اُس نے پریشانی سیلاس کے بارے میں سوچا جس کی لاش ایک قریبی پارک سے ملی تھی۔
میرے بچے مُجھے معاف کر دینا۔
ارنگروسا شُروع سے ہی سیلاس کو اِس منصوبے میں شامل کیئے ہوئے تھا۔ مگر پچھلی رات جب اُسے بیزو فاش کی کال آئی تو وہ پریشان ہوگیا تھا، فاش کے مُطابق سینٹ سلپس میں نن کے قتل کا سیلاس سے تعلق ہوسکتا تھا۔ اِس کے بعد ارنگروسا کو چار مزید آدمی قتل ہونے کی اطلاع ملی تھی۔ وہ حیران تھا کہ سیلاس کیا کر رہا ہے۔ اُس وقت اُسے احساس ہوا تھا کہ مُعلّم اُسے اپنے پوشیدہ مقاصد کیلئے استعمال کر رہا ہے۔ اِن سب واقعات کو مزید خراب کرنے سے بہتر تھا کہ وہ بیزو فاش کو سچ سب کُچھ بتا دے اور اُس نے ایسا ہی کیا۔ اُس وقت سے نہ صرف فاش بلکہ ارنگروسا بھی سیلاس کو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اُس نے سامنے

ٹیلیویژن پر نظریں جما دیں، جہاں ایک مشہور برطانوی مئورخ اور نائٹ کی گرفتاری کی خبر آ رہی تھی۔ بلاشُبہ وہی معلّم تھا اور اُسے اوپس ڈائی اور ویٹکین کے مابین اختلافات کے بارے میں کسی طرح علم ہوگیا تھا۔ اُس نے نہایت شاندار منصوبہ بنایا تھا۔ اور ارنگروسا کو مُکمل طور پر اپنی مرضی سے استعمال کیا تھا۔ لی ٹیبنگ اُس سے نہایت کامیابی سے فرانسیسی لب و لہجے میں بات کرتا رہا اور منصوبے کی کامیابی کے بدلے رقم کا مُطالبہ بھی کرتا رہا۔ مگر اُسے رقم نہیں چاہیئے تھی۔ بیس ملین یورو ہولی گریل کے مُقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے تھے۔ ٹیبنگ نے رقم ویٹیکن کے بانڈز کی صورت میں مانگی تھی تا کہ اگر یہ معاملہ حُکام کی نظر میں آ بھی جائے تو تفتیش کی تمام کڑیاں ویٹیکن تک ہی جائیں۔
''مُجھے آپ کو ٹھیک ٹھاک دیکھ کر خوشی ہو رہی ہے''۔ ارنگروسا نے دروازے سے داخل ہوتی شخصیت کو حیرت سے دیکھا۔
''کیپٹن فاش؟'' ارنگروسا کا لہجہ سوالیہ تھا۔ اُس نے کیپٹن فاش کی آواز کل رات سے پہلے تک نہیں سُنی تھی اور رات کو اُس کے لب و لہجے کے مُقابلے میں ایک سخت چہرے والی شخصیت کو دیکھ کر اُسے حیرانی ہو رہی تھی۔
کیپٹن فاش بستر کے قریب آیا اور سیاہ رنگ کا جانا پہچانا بریف کیس پاس پڑی کُرسی پر رکھ دیا۔ ''میرا خیال ہے کہ یہ آپ کی ملکیت ہے''
ارنگروسا نے بریف کیس پر ایک نظر ڈال کر مُنہ دوسری طرف موڑ لیا۔ اُس کی آنکھوں میں شرمندگی تھی۔
''شُکریہ۔'' اُس نے بستر کی چادر پر اُنگلیاں پھیریں۔ ''کیپٹن۔ میں بہت گہرائی سے اِس سارے معاملے کے بارے میں سوچتا رہا ہوں اور مُجھے تُمہارے ایک مہربانی بھی درکار ہے''۔
''بلاشُبہ''۔
''اُن لوگوں کے خاندان جن کو سیلاس نے۔۔۔۔۔'' وہ رُکا اور جذبات پر قابو پا کر بولا۔ ''مُجھے احساس ہے کہ بڑی سے بڑی رقم بھی اُن کے نُقصان کا مداوا نہیں کر سکتی مگر پھر بھی اگر تُم مہربانی کرو تو اِس بریف کیس میں موجود رقم اُن کے درمیان تقسیم کر ڈالو''۔

فاش کی گہری سیاہ آنکھیں کُچھ دیر ارنگروسا پر جمی رہیں۔ ''میں آپ کی خواہش پوری کرنے کی کوشش کروں گا''۔
اُن کے درمیان خاموشی کا ایک طویل وقفہ چھا گیا۔
ٹیلیویژن پر ایک بھاری فرانسیسی پولیس آفیسر ٹیبنگ کے محل کے باہر کھڑا تھا۔ فاش کی توجہ بھی ٹیلیویژن پر مرکوز ہوگئی۔
''لیفٹینینٹ کولیٹ'' بی بی سی کے ایک رپورٹر نے سوال پوچھا۔ ''تُمہارے کیپٹن نے گُزشتہ رات قتل کا الزام دو بے گناہ لوگوں پر تھوپ ڈالا تھا۔ رابرٹ لینگڈن اور سوفی نیویو عدالت بھی جا سکتے ہیں۔ کیا اِس صورت میں کیپٹن فاش اپنے عُہدے پر رہ سکے گا؟
لیفٹینینٹ کولیٹ کی مُسکراہٹ میں تھکاوٹ تھی مگر وہ نرم لہجے میں بولا۔ ''کیپٹن فاش بہت کم کوئی غلطی کرتا ہے۔ ابھی میں نے

اِس معاملے پر اُس سے بات نہیں کی مگر یہ جانتے ہوئے کہ اُس کے کام کرنے کا طریقہ کار کیا ہے، مُجھے یقین ہے کہ سوفی نیویو اور رابرٹ لینگڈن کا بطور مُجرم تعاقب درحقیقت، اصل قاتل کو گھیرنے کی ایک کوشش تھی''۔

وہاں موجود تمام رپورٹروں کے چہروں پر حیرت کے آثار تھے۔

کولیٹ نے اپنی بات جاری رکھی۔ ''سوفی نیویو اور رابرٹ لینگڈن اِس معاملے میں کوئی حیثیت رکھتے ہیں یہ تو مُجھے نہیں پتہ مگر کیپٹن فاش اپنا طریقہ کار کسی کو بتانا کم ہی پسند کرتا ہے۔ میں صرف یہ بتا سکتا ہوں قاتل گرفتار کر لیا گیا ہے اور لینگڈن اور سوفی دونوں محفوظ ہیں''۔

فاش لبوں پر مُسکراہٹ لئے ارنگروسا کی طرف مُتوجہ ہوا۔ ''یہ کولیٹ بھی، اچھا آدمی ہے''۔

کُچھ لمحے یونہی خاموشی سے گُزر گئے۔ پھر فاش نے اپنے سیاہ بالوں کو پیچھے ہٹایا اور ارنگروسا سے مُخاطب ہوا۔ ''پیرس واپس جانے سے پہلے ایک آخری مسئلہ باقی ہے۔ اپنی پرواز کا راستہ تبدیل کرنے کیلئے آپ نے پائلٹ کو رشوت دی، اور بین الاقوامی قوانین کو توڑا''۔

''میں بُہت مجبور تھا''۔

''جب میرے آدمیوں نے پائلٹ سے پوچھ گچھ کی تو۔۔۔'' وہ خاموش ہوا اور اپنی جیب سے قرمزی رنگ کی انگوٹھی نکال کر ارنگروسا کی طرف بڑھا دی۔ انگوٹھی تھامتے ہوئے ارنگروسا کی آنکھوں میں آنسو تھے اُس نے انگوٹھی اپنی اُنگلی میں ڈالی اور بولا۔ ''تُم نہایت مہربان آدمی ہو'' اُس نے اپنا ہاتھ بڑھا کر فاش کا ہاتھ گرمجوشی سے تھام لیا۔ ''بہت شُکریہ''۔

فاش اپنا ہاتھ چھُڑایا اور کھڑکی کی طرف بڑھ گیا۔ اگرچہ اُس کی نظر شہر کی عمارتوں پر تھی مگر اُس کی سوچ کہیں دور بھٹک رہی تھی۔

پھر وہ مُڑا اور بے یقین لہجے میں بولا۔ ''آپ یہاں سے کہاں جانا پسند کریں گے؟''

ارنگروسا کو یاد آیا کہ یہ سوال اُس سے کاسل گنڈولفو میں بھی پوچھا گیا تھا۔ ''مُجھے لگتا ہے کہ میرا راستہ تُمہارے راستے کی طرح نامعلوم ہے''۔

''ہاں'' فاش بولا۔ ''اور مُجھے لگتا ہے کہ میں وقت سے پہلے ریٹائرمنٹ کی زندگی گُزار رہا ہوں گا''۔

ارنگروسا مُسکرایا۔ ''تھوڑا سا ایمان بھی حیران کُن کام کر دیتا ہے۔ تھوڑا سا ایمان''۔

☆☆☆☆☆☆☆

روزلین چیپل کو عام طور پر ''خُفیہ اِشاروں کا کلیسا'' بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ایڈنبرا سے سات میل جنوب میں واقع ہے۔ ۱۴۴۶ میں اِسے نائٹس ٹمپلرز نے تعمیر کیا تھا۔ اِس کی تعمیر سے پہلے یہاں متھرا دیوی کا معبد تھا۔

سارے گرجے میں عجیب و غریب قسم کی علامات ہر حصے میں موجود تھیں، عیسائی، یہودی، مصری، فری میسن اور فطرت پرستوں کے نشانات گرجے کے ہر حصے میں کندہ تھے۔ یہ چرچ بالکُل اُس عرض بلد پر واقع تھا جس پر گلاسٹونبیوری واقع تھا۔ وہ خیالی لائن جسے آرتھر بادشاہ کی داستان میں گُلاب کی لکیر (Rose Line) کہا جاتا ہے۔ اِسی وجہ سے اِس گرجے کا نام روزلین (Rosslyn) پڑ گیا تھا۔ گرجے کے سخت اور پُرانے میناروں کے سائے اب کافی لمبے ہو چُکے تھے۔ لینگڈن اور سوفی نے اپنی کرائے کی کار کو ایک ٹیلے کے پاس بنی پارکنگ میں کھڑا کیا جس پر یہ گرجا تعمیر کیا گیا تھا۔ لندن سے ایڈنبرا کا سفر کافی پُرسکون تھا۔ اگرچہ اُن دونوں کو روزلین کے خیال سے نیند نہیں آئی تھی، مگر پھر بھی وہ تروتازہ دکھائی دے رہے تھے۔ لینگڈن کو یہ سب کُچھ ابھی تک خواب کی طرح لگ رہا تھا۔ سانئرَ کا آخری اشارہ صاف اور واضح تھا۔

قدیم روزلین کے نیچے ہولی گریل انتظار کر رہی ہے

سائلنڈر کھولنے سے پہلے اُس کا خیال تھا کہ اِس میں کوئی نقشہ ہوگا جس پر ہولی گریل کی نشاندہی کیلئے کاٹے (X) کا نشان بنا ہو گا۔ مگر پرپوری کے راز کا آخری اشارہ بھی سانئرَ کی طرف سے دیئے گئے پہلے اشاروں کی مانند تھا۔ سادہ جُملے۔ چار سطریں۔ اور یہ چار سطور واضح طور پر روزلین کی طرف رہنُمائی کر رہی تھیں۔ اُن سطور میں نہ صرف اِس کا نام تھا بلکہ اِسکے اندازِ تعمیر کی طرف بھی واضح اشارے تھے۔ سانئرَ کے واضح اشارے کے باوجود لینگڈن کو لگ رہا تھا کہ روزلین وہ جگہ نہیں ہے جہاں ہولی گریل پوشیدہ ہوسکتی ہے۔ صدیوں سے اِس گرجے کے بارے میں یہ کہا جاتا رہا ہے کہ یہاں ہولی گریل پوشیدہ ہے۔ کُچھ عرصہ پہلے خلائی راڈار سے لی جانے والی تصویروں نے یہ راز کھولا تھا کہ اِس گرجے کے نیچے گرجے سے بھی بڑا تہہ خانہ ہے، تصاویر کے مُطابق اِس تہہ خانے میں داخلے یا اخراج کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ تاریخ دان اور ماہرینِ آثارِ قدیمہ نے اُس وقت سے اِس تہہ خانے میں داخلے کیلئے اجازت نامہ لینے کی کوششیں شُروع کر دی تھیں مگر گرجے کی انتظامیہ روزلین ٹرسٹ نے اجازت نہیں دی تھی۔ اُن کے اِس ردِعمل سے اِس خیال کو یہ تقویت ملی تھی ہ یہ گرجا واقعی کوئی بہت بڑا راز سنبھالے ہوئے ہے۔ روزلین اب بہت سارے مُہم جوؤں کیلئے ایک اہم مرکز بن چُکا تھا۔ سارے سال کے یہاں سیاحوں کی ایک بہت بڑی تعداد آتی تھی خاص کر گرمیوں کے موسم میں جب موسم خوشگوار ہوتا تھا۔ اگرچہ لینگڈن اِس سے پہلے یہاں نہیں آیا تھا مگر وہ ہمیشہ اِس کے ذکر پر کھلکھلا اُٹھتا تھا۔ وہ مانتا تھا کہ شاید کسی زمانے میں ہولی گریل یہاں موجود رہی ہو مگر ابھی نہیں ہے۔ اُس کے خیال میں اِس گرجے پر فضول میں توجہ دی جا رہی تھی۔ اُس کا یہ بھی خیال تھا کہ کُچھ عرصے تک تہہ خانے کا راستہ بھی تلاش کر لیا جائے گا۔ گریل کے مُحققین مُتفق تھے کہ روزلین ایک دھوکے کے علاوہ کُچھ نہیں۔ اُن کے نزدیک روزلین ایک بند گلی کی طرح تھا اور پرپوری نے نہایت مہارت سے بلاوجہ ہی اِسے مرکزِ نگاہ بنا رکھا تھا۔ لینگڈن کے دماغ میں مُتعدد سوالات گردش کر رہے تھے۔ سانئرَ نے اِتنے مُشکل اشاروں کے بعد اتنی جانی پہچانی جگہ پر اختتام کیوں کیا۔ اِس سوال کا ایک ہی جواب تھا کہ روزلین میں کوئی ایسا راز ضرور ہے جو آج تک کسی کی نظر میں نہیں آیا۔

''رابرٹ'' سوفی نے اُسے مُخاطب کیا۔ ''کیا تُم سو گئے ہو؟'' اُس نے گُلاب کے پھول والا ڈبہ اُٹھایا ہوا تھا جو کہ فاش نے اُنہیں لوٹا دیا تھا۔ اِس میں پہلے والی نظم بھی پڑی ہوئی تھی اور دونوں سائلنڈر بھی۔ مگر چھوٹے سائلنڈر میں تیزاب کی شیشی نہیں تھی۔ وہ گرجے کی طرف جانے والے پتھریلے راستے پر چل پڑے۔ گرجے کی مشہور مغربی دیوار اِس راستے کے ساتھ ساتھ تھی۔ گرجے کو دیکھنے کیلئے آنے والے یہ دیوار دیکھ کر یہ سمجھتے تھے کہ دراصل یہ ایک نامُکمل دیوار ہے مگر سچ کیا تھا لینگڈن جانتا تھا۔

ہیکلِ سُلیمانی کی مغربی دیوار۔

نائٹس ٹمپلر نے روزلین کا گرجا بالکل ہیکلِ سُلیمانی کے انداز پر تعمیر کیا تھا۔ مغربی دیوار، اُس کے بعد ایک مستطیل مُقدس احاطہ اور ایک تہہ خانہ جسے مُقدس ساتِ مُقدس (Holy of the Holies) کہا جاتا تھا، جہاں نو نائٹس کو انمول خزانہ ملا تھا۔ لینگڈن یہ ماننے پر مجبور تھا کہ یہ مُماثلت اسی وجہ سے تھی کہ نائٹس ٹمپلرز نے اس گرجے کو ہولی گریل کی حفاظت گاہ کے طور پر تعمیر کیا تھا۔ گرجے کا داخلی راستہ لینگڈن کی توقع کے خلاف نہایت سادہ تھا۔ ایک چھوٹا سا لکڑی کا دروازہ جس پر دو بڑے فولادی کُنڈے تھے۔ ایک سادہ سا اطلاعی بورڈ جس پر لکھا تھا

Roslin

یہ اِس کے نام کے پُرانے ہجے تھے جو اُس لکیر کی نشاندہی کرتے تھے جس پر یہ گرجا شمالاً جنوباً واقع تھا۔ گرجا بند ہونے کا وقت قریب تھا لینگڈن دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ داخلی دروازے کے محراب پر پنج برگ بنے ہوئے تھے۔

گُلاب۔ دیویوں کی کوکھ۔

سوفی بھی اندر داخل ہو گئی تھی لینگڈن نے تمام احاطے پر نظر ڈالی گویا اُسے اپنی آنکھوں میں جذب کر لینا چاہتا ہو۔ اگرچہ اُس نے اِس گرجے میں استعمال ہونے والے فن کے نمونوں کے بارے میں کافی پڑھا تھا مگر خود اس گرجے کو دیکھنا ایک الگ بات تھی۔ لینگڈن کے دوست اِس گرجے کو علامات واشارات کی جنت کہتے تھے جو کہ اس میں ہر جگہ موجود تھے۔ عیسائی صلیبیں، یہودی ستارے، فری میسن مُہریں، ٹمپلرز کی صلیبیں، مُقدس سینگ، اہرام، علمِ فلکیات کے نشان، پودے، سبزیاں، پانچ کونی ستارے اور گُلاب۔ نائٹس ٹمپلرز فنِ تعمیر کے ماہر تھے، اُنہوں نے تمام یورپ میں اپنے گرجے بنائے تھے مگر روزلین اُن میں سب سے پُراسرار اور مشہور تھا۔ اِس گرجے کی تعمیر میں استعمال ہونے والا ایک بھی پتھر ایسا نہیں تھا جس پر کوئی علامت موجود نہ ہو۔ روزلین کا گرجا تمام عقیدوں کی خانقاہ تھی، تمام روایات کا پاسدار۔ فطرت پرستوں اور دیویوں کا بھی۔ احاطے میں چند ہی زائرین تھے۔ ایک نوجوان اُن لوگوں کی رہنُمائی کر رہا تھا۔ وہ لوگ ایک قطار کی صورت میں فرش پر اُس جگہ کھڑے تھے جہاں ایک راستہ گرجے کے چھ اہم مقامات کو آپس میں ملاتا تھا۔ اِس راستے پر سینکڑوں ہزاروں لوگ قدم رکھ چُکے تھے۔ اور اُن کے قدموں نے اس فرش پر ایک نشان بنا ڈالا تھا۔

داوٗد کا ستارہ۔ لینگڈن نے سوچا۔ یہ کوئی اتفاق نہیں تھا۔ اِسے سُلیمان کی مہر بھی کہا جاتا تھا۔ چھ کونوں والا یہ ستارہ کسی زمانے میں فطرت پرست راہبوں کا نشان ہوا کرتا تھا جو علمِ فلکیات میں ماہر تھے۔ مؤرخوں کے مُطابق یہ نشان بعد میں داوٗدؑ اور سُلیمانؑ نے مُنتخب کیا تھا۔

رہنُمائی کرنے والے نوجوان نے لینگڈن اور سوفی کو اندر داخل ہوتے ہوئے دیکھ لیا تھا، اگرچہ گرجا بند ہونے کا وقت نزدیک تھا مگر اُس نے ایک مہربان مُسکراہٹ کے ساتھ اُن کو گرجا دیکھنے کی اجازت دے دی۔ لینگڈن اُس کا شُکریہ ادا کر کے آگے کو چل پڑا مگر سوفی احاطے کے داخلے پر کھڑی رہی اُس کے چہرے پر تحیّر تھا۔ لینگڈن اپنے ہمراہ اُسے محسوس نہ کر کے مُڑا اور بولا ''کیا ہوا؟''

سوفی نے گرجے پر نگاہ ڈالتے ہوئے جواب دیا ''میرا خیال ہے۔۔۔ میں یہاں پہلے بھی آ چُکی ہوں''۔

لینگڈن اُس کی یہ بات سُن کر حیران ہو گیا تھا ''مگر تُم تو کہہ رہی تھیں کہ تُم نے اس گرجے کا نام بھی کبھی نہیں سُنا''

''ہاں میں نے پہلے کبھی اس کے بارے میں نہیں سُنا''۔ سوفی نے احاطے پر نگاہ مرکوز رکھتے ہوئے کہا، اُس کے چہرے پر بے یقینی تھی۔ ''میرا نانا مُجھے شاید بچپن میں یہاں لایا ہو۔ مُجھے معلوم نہیں، مگر یہ سب میرا دیکھا بھالا لگ رہا ہے''۔ اُس کی آنکھیں ابھی تک گرجے کا طواف کر رہی تھیں۔ پھر اُس نے پُریقین انداز میں سر ہلایا۔ ''ہاں'' وہ احاطے کے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی ''وہ دو ستون دیکھو۔۔۔۔ میں اُنہیں پہچانتی ہوں''۔

لینگڈن نے احاطے کے آخری سرے پر نہایت خوبصورتی سے تعمیر کیئے ہوئے دو ستونوں کو دیکھا۔ اُن کے گرد پتھریلی مٹی سے تسمے بنے ہوئے تھے اور ڈوبتے سورج کی اندر آتی چند کرنوں میں اُن کی چمک نہایت خوبصورت تاثر دے رہی تھی۔ یہ ستون اُس جگہ تھے جہاں قُربان گاہ ہونی چاہیئے مگر یہ ایک عجیب وغریب سا ملاپ تھا۔ بائیں ستون پر سادہ انداز میں عمودی لکیریں تھیں۔ جبکہ دائیں ستون پر نہایت خوبصورت پھولدار کام ہوا تھا۔ سوفی اُن دونوں ستونوں کی چل پڑی۔ لینگڈن بھی اُس کے پیچھے چل پڑا، اور جب وہ ستونوں کے پاس پہنچے تو سوفی نے پُریقین انداز میں اُسے بتایا کہ وہ پہلے یہاں آ چُکی ہے۔

''مجھے اس پر شک نہیں کہ تُم نے یہ ستون پہلے دیکھے ہیں یا نہیں'' لینگڈن بولا ''ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ تُم نے اِنہیں کہیں اور دیکھا ہو''۔

سوفی اُس کی طرف مُڑی۔ ''کیا مطلب؟''

''اِن ستونوں کا اندازِ تعمیر ساری دُنیا میں مشہور ہے اور کافی جگہ ایسے ستون بنائے گئے ہیں''

''اچھا مطلب اِن ستونوں کی نقل''۔

''نہیں، یہ ستون تو خود نقل کیئے گئے ہیں۔ روزلین ہیکلِ سُلیمانی کی ہو بہو نقل ہے اور یہ دو ستون ہیکل کے سب سے بڑے دو ستونوں کی نقل ہیں'' لینگڈن نے بائیں ستون کی طرف اشارہ کیا۔ ''اِس ستون کا نام بوآز (Boaz)۔ معمار کا ستون۔ دوسرے کو جاچن (Jachin) یا مزدور کا ستون کہا جاتا ہے''۔ وہ رُک کر بولا۔ ''درحقیقت، کسی بھی فری میسن عمارت میں یہ دو ستون لازمی ہوتے ہیں''۔

لینگڈن سوفی کو پہلے ہی نائٹس ٹمپلرز، فری میسنوں اور خُفیہ تنظیموں کے تعلقات کے بارے میں بتا چُکا تھا۔ سانیئر کا آخری اشارہ واضح طور پر روزلین کی طرف اشارہ کرتا تھا جو نائٹس ٹمپلرز کے اندازِ تعمیر کا ایک شاہکار تھا۔ یہ بات بھی قابلِ توجہ تھی کہ روزلین کا

وسطی چھت چاند ستاروں اور سیاروں کی تصاویر سے بھرا ہوا تھا۔ ''میں کبھی کسی فری میسن عمارت میں نہیں گئی'' سوفی ابھی تک ستونوں کو غور سے دیکھ رہی تھی۔ ''مگر مُجھے یقین ہے کہ اِن ستونوں کو میں نے یہیں دیکھا ہے'' وہ واپس مُڑی اور گرجے کے احاطے میں دیکھنے لگی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ اپنی یادداشت کھنگال رہی ہے۔ لوگ اب گرجے سے باہر جا رہے تھے۔ رہنمائی کرنے والا نوجوان لڑکا اُن کی طرف آیا۔ وہ ایک وجیہہ چہرے کے مالک تھا جس کی عُمر کوئی اٹھائیس سال کے لگ بھگ ہوگی۔ اُس کے بال سُنہری تھے۔

''گرجا تو ابھی بند ہونے لگا ہے'' وہ مہربان مُسکراہٹ کے ساتھ بولا۔ ''کیا میں آپ کی کوئی مدد کرسکتا ہوں''۔

ہمیں ہولی گریل چاہئیے۔ لینگڈن کہنا چاہتا تھا مگر صرف سوچ کر رہ گیا۔

''کوڈ'' سوفی یکدم بولی۔ ''یہاں کوئی کوڈ ہے''۔

لڑکا اُس کی بات سُن کر حیران ہوا، پھر اُس کے چہرے پر مُسکراہٹ آ گئی۔ ''جی ہاں مادام یہاں کوڈ ہے''۔

''یہ چھت پر ہے دیکھو۔۔۔۔۔'' سوفی نے چھت کی طرف اشارہ کیا۔ ''یہیں کہیں ہے''۔

لڑکا مُسکرایا۔ ''لگتا ہے آپ پہلے بھی یہاں آ چُکی ہیں''۔

کوڈ۔ لینگڈن نے سوچا۔ وہ ایک قِصّہ بھول گیا تھا۔ روزلین کے پوشیدہ اسراروں میں ایک محرابی راستہ تھا جس میں سے ہزاروں پتھر جھانک رہے تھے اور ہر پتھر پر کوئی نہ کوئی علامت تھی، مگر ایسا لگتا تھا کہ یہ تمام علامات سلسلہ وار نہیں ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال تھا کہ یہ علامات ایک کوڈ ہیں جو نیچے چھُپے تہہ خانے کا راستہ ڈھونڈنے میں مددگار ہوسکتا ہے۔ بہت سے لوگ یہ بھی کہتے تھے کہ یہ علامات گریل کی حقیقی داستان ہیں مگر اِس کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ مُحققین صدیوں سے اِنہیں سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ روزلین ٹرسٹ نے اِن اشاروں کو صحیح طرح پڑھنے والے کیلئے انعام بھی مُقرر کر رکھا تھا مگر یہ علامات ابھی تک راز ہی تھیں۔

''میں آپ کو گرجا دکھاتا ہوں'' نوجوان بولا، مگر سوفی اور لینگڈن اپنے اپنے خیالوں میں اتنے گُم تھے کہ اُسے سنا ہی نہیں۔

میرا پہلا کوڈ۔ سوفی نے محراب دار راستے کی طرف جاتے ہوئے سوچا، وہ وقتی طور پر ہولی گریل اور اُن تمام واقعات کو بھول چُکی تھی جو اب تک رُونما ہو چُکے تھے۔ اُسے محراب کی چھت پر مُختلف علامات نظر آئیں۔ اُسے یوں لگا جیسے اُس کی پُرانی یادیں تازہ ہوگئی ہیں۔ جب وہ بچپن میں یہاں آئی تھی۔ اُس کے خاندان کے ساتھ پیش آنے والے حادثے کو ایک سال بیت چُکا تھا اور اُس کا نانا اُسے اپنی چھٹیوں کے دوران سکاٹ لینڈ لے کر آیا تھا۔ واپس جانے سے پہلے وہ روزلین دیکھنے آئے تھے۔ یہ شام کا وقت تھا اور گرجا بند تھا مگر وہ اندر ہی تھے۔

''نانا ہم گھر چلتے ہیں'' سوفی تھکاوٹ محسوس کر رہی تھی۔

''چلتے ہیں بیٹا چلتے ہیں'' سانئرَ نے اُسے کہا۔ ''میں نے ابھی یہاں ایک کام کرنا ہے۔ تُم جاؤ اور گاڑی میں انتظار کرو''۔

''آپ ایک اور خُفیہ کام کر رہے ہو؟''

''ہاں۔ میں جلدی آ جاؤں گا''۔ سانئرَ بولا۔

''کیا میں اِس محراب کی علامات پھر سے دیکھ لوں؟ یہ تو بہت مزے کا کام ہے''۔

''تُمہیں ڈر تو نہیں لگے گا؟ کیونکہ میں تو یہاں نہیں ہوں گا تُم اکیلی ہوگی یہاں؟''

''نہیں بالکُل نہیں'' سوفی نے کہا۔ ''ابھی اندھیرا ابھی نہیں ہوا''۔

سانئرَ مُسکرایا۔ ''پھر ٹھیک ہے'' وہ اُسے محراب دار راستے کی طرف لے آیا۔

سوفی فرش پر لیٹ گئی اور چھت پر بنے نشانات دیکھنے لگی۔ ''آپ کے آنے سے پہلے میں یہ کوڈ توڑ لوں گی''۔

''چلو پھر تو یہ ایک ریس ہے'' سانئرَ نے جھُکتے ہوئے اُس کے ماتھے کو چُوما اور ایک طرف بنے دروازے کی طرف چل پڑا۔ اُس نے دروازہ کھولا اور سوفی کو پُکارا۔ ''میں دروازہ کھُلا چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر تُمہیں میری ضرورت پڑی تو آواز دے دینا''۔

سوفی فرش پر لیٹی کر چھت کو دیکھنے لگی، اُس کی آنکھیں نیند سے بوجھل ہونے لگیں۔ تھوڑی دیر بعد چھت دُھندلانے لگی اور وہ نیند میں کھوگئی۔

جب وہ جاگی تو اُسے فرش ٹھنڈا محسوس ہو رہا تھا۔

''نانا ابو''۔ اُس نے پُکارا مگر کوئی جواب نہ آیا۔ وہ کھڑی ہوگئی اور اپنے کپڑے جھاڑ کر کھُلے دروازے کو دیکھا۔ اندھیرا کافی پھیل چُکا تھا۔ وہ چلتی ہوئی آئی اور دروازے سے اپنے نانا کو دیکھا جو کہ چرچ کے پورچ کے پاس کھڑا کسی نہ جانے کس سے باتیں کر رہا تھا۔

''نانا ابو'' اُس نے ایک بار پھر پُکارا۔

سانئرَ نے مُڑ کر اُسے انتظار کرنے کا اشارہ کیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ بات ختم کر کے سوفی کی طرف آ گیا۔ اُس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

''آپ رو کیوں رہے ہیں نانا ابو؟''

اُس نے سوفی کو بازوؤں میں اُٹھا کر اُس کا چہرہ اپنے چہرے کے نزدیک لایا اور بولا۔ ''سوفی۔ ہم دونوں نے اِس سال بہت سے لوگوں کو خُدا حافظ کہا ہے۔ یہ بہت مُشکل ہوتا ہے''۔

سوفی نے حادثے کے بارے میں سوچا۔ ''کیا آپ کسی اور کو خُدا حافظ کہہ رہے تھے؟''

''ہاں ایک پیارے دوست کو'' سانئرَ بولا۔ اُس کی آواز میں گہرے جذبات تھے۔ ''مُجھے ڈر ہے کہ میں اُسے اب کبھی نہیں دیکھ سکوں گا''۔

☆☆☆☆☆☆☆

لینگڈن گرجے کی دیواروں کا جائزہ لے رہا تھا، اُس کی آنکھوں میں ڈبہ تھا۔ سوفی علامات دیکھ رہی تھی۔ واضح اشاروں کے باوجود لینگڈن سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ ''اُسترے اور صُراحی'' (Blade & Chalice) کو کہاں تلاش کرے۔ اُسے کہیں بھی یہ نشان نظر نہیں آئے تھے۔

The Holy Grail'neath ancient Roslin waits.

The blad and chalice gaurding o'er Her gates.

قدیم روزلین کے نیچے ہولی گریل انتظار کر رہی ہے۔

اُس کے دروازوں پر اُسترا اور صُراحی مُحافظ ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

ایک دفعہ پھر لینگڈن کو احساس ہوا کہ ابھی اِس پُراسرار معاملے کی مزید کڑیاں ڈھونڈنا باقی ہیں۔

نوجوان لڑکے نے لینگڈن کو مُخاطب کیا۔ ''کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ یہ ڈبہ آپ کو کہاں سے ملا؟''

لینگڈن ایک تھکی سی ہنسی ہنس دیا۔ ''یہ ایک حیرت انگیز اور لمبی کہانی ہے''

نوجوان کے رویّے میں ہچکچاہٹ تھی مگر وہ بار بار ڈبے کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ''یہ تو بہت ہی عجیب وغریب ہے۔ میری نانی کے پاس بھی بالکل ایسا ہی ایک ڈبہ موجود ہے جس میں وہ اپنے زیورات رکھتی ہیں''

لینگڈن جانتا تھا کہ نوجوان کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ اِس طرح کا کوئی اور ڈبہ ہو ہی نہیں سکتا تھا کیونکہ یہ ڈبہ خاص طور پر پر یوری کے سنگِ کُلید کی حفاظت کیلئے بنایا گیا تھا۔ ''وہ ڈبہ اِس جیسا ہو سکتا ہے مگر۔۔۔۔۔۔'' ۔اُس کی بات بیچ میں ہی رہ گئی۔ نزدیک ہی دروازہ بند ہونے کی اُونچی آواز آئی اور اُن دونوں کی توجہ اُدھر ہو گئی۔ لینگڈن حیران تھا کہ سوفی کدھر جا رہی ہے، جب سے وہ یہاں آئی تھی اُس کا رویّہ عجیب وغریب تھا۔ وہ پھر نوجوان سے مُخاطب ہوا۔ ''کیا تُم جانتے ہو کہ یہ رستہ کہاں جاتا ہے؟''۔

''یہ گرجے کا رہائشی حصہ ہے جہاں روزلین ٹرسٹ کی ناظم رہتی ہیں، وہ میری نانی ہیں''۔

''تُمہاری نانی روزلین ٹرسٹ کی صدر ہے؟''

نوجوان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ''میں بھی اُنہی کے ساتھ رہتا ہوں اور یہاں رہنُمائی کے فرائض سرانجام دیتا ہوں''۔ اُس نے کندھے اُچکائے اور پھر بولا۔ ''میری ساری زندگی یہیں گُزری ہے۔ میری پرورش میری نانی نے اِسی گھر میں کی ہے''۔

لینگڈن کے خیال میں یہی گھر فی الحال سوفی کی سوچوں کا مرکز تھا وہ دروازے کی طرف مُڑا اور سوفی کو آواز دی۔ وہ تقریباً آدھے راستے میں تھی۔ اُس نے رُک کر لینگڈن کو مُڑ کر دیکھا۔

''تُم نے بتایا تھا نا کہ تُمہاری نانی کے پاس بھی ایسا ہی ڈبہ ہے''لینگڈن ایک بار پھر نوجوان سے مُخاطب ہوا۔

''ہاں۔ ہو بہو اِسی جیسا''۔

''اُنہیں وہ کہاں سے مِلا تھا؟''

''میرے نانا نے اُن کیلئے بنایا تھا۔ جب میں بچہ تھا تو وہ فوت ہو گئے تھے مگر میری نانی ابھی بھی اُن کی باتیں مُجھے بتاتی ہیں۔ اُن کے خیال میں میرے نانا ایک نہایت ماہر اور دانا انسان تھے۔ وہ بہت سی چیزیں بنا لیتے تھے''۔

لینگڈن کا ذہن قلابازیاں کھا رہا تھا۔ ''تُم کہتے ہو کہ تُمہاری نانی نے تُمہاری پرورش کی تھی، تُمہارے والدین کہاں ہیں؟''

نوجوان کے چہرے پر حیرت تھی۔ ''تو بچپن میں مر گئے تھے'' وہ کہتے کہتے رُکا۔ ''اُسی دن جس دن میرے نانا فوت ہوئے تھے''۔

لینگڈن کا دل دھڑک رہا تھا۔ ''ایک کار کے حادثے میں؟''

نوجوان کی ہکا بکا رہ گیا۔ ''ہاں کار کے حادثے میں، میرا سارا خاندان اُس حادثے میں مر گیا تھا، میرا نانا، میرے والدین اور۔۔۔۔۔۔'' وہ کہتے کہتے رُک گیا، اُس کی نظر فرش پر تھی۔

''اور تُمہاری بہن۔۔۔''لینگڈن نے اُس کا جُملہ مُکمل کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

سوفی پتھر سے تعمیر ہوئے گھر کو دیکھ رہی تھی۔ یہ گھر ویسے کا ویسا ہی تھا جیسا اُس نے بچپن میں دیکھا تھا۔ گھر کی کھڑکیوں سے اندر جلتی روشنیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ لینگڈن کے پُکارنے کے باوجود وہاں چلی آئی تھی، اُسے یوں لگ رہا تھا کہ وہ اندر ہی اندر رو رہی تھی۔

اُس نے گھر کے دروازے کی طرف دیکھا دیکھا، دروازے پر شیشہ لگا ہوا تھا جس میں سے اندر اُسے ایک بوڑھی خاتون نظر آ رہی تھی مگر اُس کی پشت دروازے کی طرف تھی، اُس کے لمبے چاندی رنگ کے بال تھے، سوفی کو یوں لگا جیسے وہ اُس کی طرف کھنچ رہی ہے۔ ایک انجانے سے جذبے کے تحت وہ دروازے کی طرف چل پڑی۔ وہ دروازے کے پاس آ کر رُک گئی، اُس نے شیشے سے اندر جھانکا۔ وہ عورت ایک تصویر پکڑے ہوئے تھی اور اُس کی سسکیاں سُنائی دے رہی تھیں۔ سوفی نے دیکھا، وہ تصویر اُس کیلئے اجنبی نہیں تھی۔

یاک سانیئر۔

اُس عورت تک بھی سانیئر کی موت کی خبر پہنچ چُکی تھی۔ اچانک لکڑی کا فرش سوفی کے قدموں تلے چرچرایا اور اُس عورت نے گھوم کر دیکھا۔ اُس کی نظریں سوفی پر مرتکز ہو گئی تھیں۔ وہ تصویر رکھ کر دروازے کی طرف چلتی ہوئی آئی اور شیشے سے باہر جھانکا۔ سوفی بھی اُس کی طرف دیکھ رہی تھی۔ تھوڑی دیر تک دونوں کی نظریں ایک دوسرے پر جمی رہیں، سوفی کو اُس عورت کی آنکھوں میں انسیت، یگانگی، بے یقینی اور دُکھ نظر آیا۔ بوڑھی عورت نے دروازہ کھول دیا اور باہر آ گئی۔۔

''میری بچی۔۔۔۔۔۔'' ۔اُس نے سوفی کا چہرہ تھام لیا۔

سوفی نے اُس کے چہرے کی بجائے آواز پہچانی تھی۔ اُس نے بولنے کی کوشش کی مگر اُسے لگا کہ اُس کا سانس حلق میں پھنس

گیا ہے۔

''سوفی''۔ بوڑھی عورت ہچکیاں لے رہی تھی، اُس نے سوفی کے ماتھے کو چُوم لیا۔

''نانی''۔سوفی کے حلق سے دبی دبی آواز برآمد ہوئی۔''مگر نانا نے تو بتایا تھا کہ۔۔۔۔۔۔''

''میں جانتی ہوں'' اُس نے اپنے نرم ہاتھ سوفی کے کاندھوں پر رکھے اور اُسے نہایت محبت بھری نظروں سے دیکھنے لگی۔''تُمہارا نانا اور میں بہت مجبور تھے۔ہم نے وہ کُچھ کیا جسے ہم صحیح سمجھتے تھے۔میں تُم سے معافی چاہتی ہوں۔ یہ تُمہاری حفاظت کیلئے تھا پرنسس''۔

پرنسس کے لفظ نے سوفی کی اپنے نانا کی یاد دلا دی۔اُسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ روزلین کے اندر سے اُسے پُکار رہا ہے۔

نانی نے سوفی کے گرد اپنے بازو حمائل کر لئے۔اُس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔''تُمہارے نانا تُمہیں سب کُچھ بتا دینا چاہتے تھے۔مگر تُم دونوں کے درمیان کوئی مسئلہ تھا۔اُس نے بہت کوشش کی۔ بہت سی باتیں تُمہیں نہیں پتہ۔ بہت زیادہ'' اُس نے ایک بار پھر سوفی کے ماتھے پر بوسہ دیا اور اُس کے کان میں سرگوشی کی۔''وقت آ گیا ہے کہ تُم اپنے خاندان کے بارے میں حقیقت جان لو''۔

☆☆☆☆☆☆☆

سوفی اور اُس کی نانی سیڑھیوں پر بیٹھے تھے، اُن کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے، جب گرجے سے نوجوان لڑکا وہاں پُہنچا، اُس کی آنکھوں میں حیرت کے آثار تھے۔

''سوفی''۔اُس کے لہجے میں سوال تھا۔

سوفی آنکھوں میں آنسو لئے سر ہلاتے اُٹھ کھڑی ہوئی۔وہ نوجوان کے چہرے کو نہیں پہچانتی تھی مگر جب وہ دونوں گلے لگے تو اُسے یقین ہو گیا کہ اُن کی رگوں میں ایک ہی خون دوڑ رہا ہے۔

لینگڈن بھی وہاں آ گیا تھا۔سوفی سوچ بھی سکتی تھی کہ کل تک وہ اپنے آپ کو اِس دُنیا میں اتنا اکیلا محسوس کر رہی تھی اور آج، اِس اجنبی جگہ پر، تین انسانوں کے پاس جنہیں وہ بہت کم جانتی تھی وہ اپنے آپ کو اپنے گھر میں محسوس کر رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

روزلین پر رات چھا چُکی تھی۔لینگڈن پتھریلے راستے پر اکیلا کھڑا تھا۔اُسے گھر کے اندر سے سوفی، اُس کے بھائی اور نانی کی ہنسی کی آوازیں سُنائی دے رہی تھیں۔اُس کے ہاتھوں میں کافی کا مگ تھا۔وہ شُکر گُزار تھا کہ اِتنے تھکن آمیز معاملات کے بعد اُسے کافی میسّر آئی ہے۔

''تُم خاموشی سے باہر آ گئے'' اُسے اپنی پُشت پر سوفی کی نانی کی آواز سُنائی دی۔

وہ مُڑا۔تاریکی میں سوفی کی نانی کے بال چمک رہے تھے۔پچھلے اٹھائیس سال سے یہ عورت میری شاویل (Mary Chauvel) کے نام سے زندگی گُزار رہی تھی۔

لینگڈن تھکے سے انداز میں مُسکرایا۔''میں نے سوچا کہ آپ کو اکیلے میں بات کرنے کا کُچھ وقت مِل جائے''۔اُس نے گردن موڑ کر کھڑکی سے دیکھا جہاں سوفی اور اُس کا بھائی بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔

میری اُس کے پاس آ کر بولی۔''رابرٹ۔میں نے جب سانئیر کے قتل کے بارے میں سُنا تو میں سوفی کے بارے میں نہایت فکر مند تھی۔اُسے اپنے سامنے بحفاظت پا کر مُجھے اِتنا سکون ملا ہے جس کیلئے تُمہارا شُکریہ کرنا مُمکن نہیں لگ رہا''۔

لینگڈن سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ کیا جواب دے۔جب سوفی کی نانی اُسے اور اُس کے بھائی کو اپنے خاندان کے بارے میں حقیقت سے آگاہ کرنے لگی تھی تو لینگڈن وہاں سے اُٹھ کے باہر جانا چاہتا تھا مگر سوفی کی نانی نے اُسے روک لیا تھا۔سانئیر کی طرح شاید وہ بھی اُس پر نہایت اعتماد کرنے لگی تھی۔وہ میری کی زبانی تمام کہانی سُنتا رہا۔اُس نے سوفی کے والدین کے بارے میں بتایا تھا۔حیران کُن طور پر دونوں میرووِنگین خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔مگدالہ کی مریم اور عیسٰی کی نسل سے۔سوفی کے آباؤاجداد نے اپنی حفاظت کی خاطر اپنے خاندانی نام تبدیل کر لئے تھے۔جو کہ پلانٹارڈ (Plantard) اور سینٹ کلیر (Saint-Clair) تھے۔پریوری نے اِس خاندان کی حفاظت نہایت جانفشانی سے کی تھی۔جب سوفی کے والدین ایک پُراسرار حادثے میں ہلاک ہو گئے تھے تو پریوری کو یہ خدشہ لاحق ہو گیا تھا کہ اُن کی شناخت خطرے میں ہے۔اُس وقت میری اور سانئیر نے اپنی زندگی کا سب سے کٹھن فیصلہ کیا۔وہ سب اکٹھے گھومنے پھرنے جا رہے تھے مگر پھر کسی وجہ سے پروگرام تبدیل ہو گیا۔حادثے کے وقت صرف سوفی کے والدین ہی گاڑی میں تھے۔جب گاڑی دریا سے برآمد ہوئی تو یہی سمجھا گیا تھا اِس حادثے میں میری اور سوفی کا بھائی بھی مر گئے ہیں۔سانئیر نے بھی اِس بات کی تردید نہیں کی تھی۔اُنہوں نے اپنی بچوں کی حفاظت کیلئے یہ قدم اُٹھایا تھا۔چونکہ ژاک سانئیر ایک مشہور آدمی تھا اِس لئے وہ ایکدم غائب ہونے کا خطرہ مول نہیں لے سکتا تھا۔اگر وہ ایسا کرتا تو اِس حادثے کی اعلٰی سطح پر تحقیقات ہو سکتی تھیں۔اُن کی زندگی کے سب سے کٹھن دن تھے اور یہ فیصلہ سب سے بڑا فیصلہ تھا۔لینگڈن کو اِس کہانی کی جڑیں زیادہ گہری محسوس ہوئیں۔لیکن وہ جانتا تھا کہ یہ کہانی اُس کیلئے نہیں ہے۔اِس لئے وہ اِسے درمیان میں ہی چھوڑ کر باہر آ گیا تھا۔وہ روزلین کے پُراسرار مُعمّے کے بارے میں سوچ رہا تھا جو کہ اب تک حل طلب تھا۔پھر سوفی کی نانی باہر آ گئی تھی۔

''یہ مُجھے پکڑا دو''۔سوفی کی نانی نے کہا۔

''اوہ شُکریہ'' لینگڈن نے مگ اُسے پکڑایا، وہ کافی ختم کر چُکا تھا۔

''میں دوسرے ہاتھ میں پکڑی چیز کا کہہ رہی ہوں''۔وہ بولی۔لینگڈن نے اپنے دوسرے ہاتھ میں پکڑے پُرانے کاغذ کو دیکھا جس پر سانئیر لکھی ہوئی نظم تھی۔وہ اِسے دوبارہ پڑھنا چاہتا تھا کہ شاید کُچھ سمجھ آ جائے، مگر ابھی تک وہ کُچھ بھی سمجھ نہیں پایا تھا۔

''اوہ معاف کیجئے گا۔یہ لیجئے'' لینگڈن نے کاغذ اُس کی طرف بڑھا دیا۔میری نے کاغذ اُس لے لیا اور کھول کر دیکھا۔اُس کی آنکھوں میں تحیّر تھا۔''میں پیرس میں ایک آدمی کو جانتی ہوں جو کہ وہاں کے ایک بینک کا صدر ہے۔آندرے ورنٹ۔وہ سانئیر کا بہت اچھا اور قابلِ اعتبار دوست ہے۔آندرے ژاک سانئیر کیلئے کُچھ بھی کر سکتا ہے۔اِس لئے میں یہ کاغذ اور وہ ڈبہ اُس کے

حوالے کر دوں گی''۔

وہ کُچھ بھی کر سکتا تھا۔لینگڈن نے سوچا۔ مُجھے گولی بھی مار سکتا تھا۔لینگڈن کو یاد آیا کہ اُس نے بیچارے ورنٹ کو اِتنی زور سے دروازہ دے مارا تھا کہ اُس کی شاید ناک ہی ٹوٹ گئی ہوگی۔لینگڈن کو پیرس کے واقعات یاد آئے۔وہ تین نائب جواب اس دُنیا میں نہیں رہے تھے۔

''پر یوری کا کیا ہوگا؟''اُس نے میری سے پوچھا۔

''پر یوری صدیوں سے ہر طرح کی مُشکلات سے گُزرتی ہوئی آئی ہے۔اِس کے بڑے حرکت میں آچُکے ہیں،سب معمول پر آجائے گا''۔

میری سے ملنے کے بعد لینگڈن کو یہ شک ہوا تھا کہ وہ پر یوری کے تمام معاملات میں شریک ہے۔پر یوری کی رُکنیت میں،کئی صدیوں سے عورتیں بھی شامل تھیں،ظاہر ہے پر یوری کا مقصد ہی مُقدس نُسوانیت کی حفاظت تھا۔اُسے لی ٹیبنگ اور ویسٹ منسٹر کی خانقاہ کا خیال آیا،اُسے یوں لگا جیسے اُس واقعے کو زندگی گُزر چُکی ہے۔''کیا کیتھولک چرچ آپ کے شوہر پر دباؤ ڈال رہا تھا؟''لینگڈن نے پوچھا۔

''بالکُل نہیں۔قُربِ قیامت کے دنوں کی باتیں تو بس فضول ذہنوں کی گھڑی ہوئی داستانیں ہیں۔پر یوری نے اپنا پوشیدہ راز افشاء کرنے کیلئے کوئی وقت بھی طے نہیں کیا تھا۔ بلکہ پر یوری کا تو شُروع سے ہی منشور ہے کہ ہولی گریل کے راز کو ہمیشہ کیلئے پوشیدہ رکھا جائے گا''۔

''کیا؟''لینگڈن یہ سُن کر حیران تھا۔

''یہ ایک ایسا پُر اسرار معمّہ ہے جو کہ ہماری روحوں میں اُتر جاتا ہے۔گریل کی خوبصورتی اِسی میں ہے کہ وہ پوشیدہ رہے''میری نے روزلین کے گرجے پر نگاہ ڈالی۔'' کُچھ لوگوں کیلئے گریل ایک پیالہ ہے جو لافانی زندگی دیتا ہے۔ کُچھ کیلئے یہ بہت ساری دستاویزات پر مُشتمل ہے۔اور بہت ساروں کیلئے ہولی گریل بس ایک خیال ہے۔۔۔ایک بہت بڑا خیال۔ایک ایسا خزانہ جسے حاصل کرنا مُمکن نہیں''۔

لیکن اگر سانگریل کی دستاویزات مخفی رہیں گی تو مگدالہ کی مریم کی داستان ہمیشہ کیلئے گُم جائے گی''۔لینگڈن بولا۔

''ایسا ہوسکتا ہے کیا؟اپنے اِردگرد دیکھو۔یہ تو فن کا حصّہ ہے،موسیقی اور کتابوں میں موجود ہے۔تُم تو خود بھی کتاب لکھ رہے ہونا جس میں مُقدس نُسوانیت کے بارے میں بتایا گیا ہے''۔

''ہاں بالکُل''۔

وہ مُسکرائی۔''اِس کتاب کو جلدی مُکمل کرو،جدید دُنیا کو اِیسے ہی خیالات کی ضرورت ہے''۔

لینگڈن خاموش ہو گیا،اُسے میری کے الفاظ میں چھلکتی ذمہ داری کا احساس ہو رہا تھا۔اُس نے درختوں کی شاخوں سے پرے دیکھا جہاں چمکتا ہوا چاند طلوع ہو رہا تھا۔اُس نے اپنی نگاہ روزلین کی طرف موڑ لی۔اُسے اپنے جسم میں لڑکپن کا سا جوش محسوس ہوا،ایسا لڑکا جو روزلین کے پُر اسرار معمّوں کو جان لینا چاہتا ہے۔مگر ابھی اِس کا وقت نہیں آیا تھا۔وہ خود ہی سوچ کر رہ گیا۔اُس نے میری کے ہاتھ میں پکڑے کاغذ پر نگاہ ڈال کر دوبارہ اپنی نگاہ روزلین کے گرجے پر گاڑ دی۔

''سوال پوچھو رابرٹ''میری نے اُسے کہا۔''اب تُم ہر راز جاننے کا حق رکھتے ہو''۔

لینگڈن کے چہرے پر سُرخی چھا گئی۔

''کیا تُم جاننا چاہتے ہو کہ ہولی گریل روزلین میں ہے؟''

''کیا آپ مُجھے بتا سکتی ہیں؟''

میری مضحکہ خیز انداز میں مُسکرادی۔''کیا یہ مُمکن نہیں کہ گریل کا پیچھا چھوڑ دیا جائے اِسے سکون سے رہنے دے''۔تُم ایسا کیوں سوچتے ہو کہ ہولی گریل یہاں ہوسکتی ہے''۔

لینگڈن نے اُس کے ہاتھ میں تھامے کاغذ کی طرف اشارہ کیا۔''آپ کے شوہر کا روزلین کے گرجے کی طرف اشارہ واضح ہے اِس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ایک اُسترا اور صُراحی اِس کی حفاظت کر رہی ہے مگر مُجھے یہ دونوں علامات روزلین میں نظر نہیں آئیں''۔

''اُسترا اور صُراحی؟''میری نے پوچھا۔''اِن کی علامتیں کیسی ہوتی ہیں''۔

لینگڈن کو احساس ہوا کہ وہ اُس کے ساتھ کھیل کھیل رہی ہے۔اُس نے جیب سے قلم نکال کر کاغذ کی پُشت پر اِن دونوں کی علامات بنا دیں۔

''تُم یہ کہنا چاہ رہے ہو کہ روزلین،جہاں ہزاروں لاکھوں علامات اور نشانات موجود ہیں،یہ علامات موجود نہیں؟''

''میں نے تو کہیں نہیں دیکھیں''۔

''اور اگر میں تُمہیں دکھا دوں تو؟''

اِس سے پہلے کہ لینگڈن جواب دیتا،میری گرجے کی طرف چلنا شُروع ہوگئی۔لینگڈن بھی اُس کے پیچھے چل پڑا۔وہ روزلین کی قدیم عمارت میں داخل ہوگئے۔میری نے گرجے کی روشنیاں جلا دیں اور احاطے کے درمیان میں بنے نشان کی طرف اشارہ کیا۔

''وہ دیکھو اُسترا اور صُراحی''

لینگڈن نے اُس کی انگلیوں کے تعاقب میں دیکھا۔''وہاں تو کُچھ نہیں۔۔۔۔۔''

میری نے ٹھنڈی سانس لی اور اُس مشہور راستے کی طرف اشارہ کر دیا جس پر لاکھوں قدموں کے نشانات تھے اور شام کو وہ اِس راستے پر چلا بھی تھا۔اُس کی آنکھوں نے قدموں کے نشانات سے خراب ہوئے رنگ کو دیکھا۔اُسے محسوس ہوا کہ اُس کا دماغ قلابازیاں کھا رہا ہے

''داؤد کا ستارہ؟؟؟؟''

لینگڈن اُس نشان کے پاس جا کر رُک گیا۔ اُس کی آنکھوں میں شدید حیرت تھی۔

پیالہ اور صراحی۔ ایک ہی جگہ پر۔ داؤود کا ستارہ ایک مُکمل ملاپ ہے۔ سُلیمان کی مہر۔ مُقدّس ساتِ مُقدّس۔

لینگڈن کو الفاظ ڈھونڈنے میں کُچھ وقت لگا۔

''یہ شعر روزلین کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ مُکمل طور پر واضح اشارہ''۔

میری مُسکرادی۔ ''لگتا تو یہی ہے''۔

''اِس کا مطلب ہے کہ ہولی گریل ہمارے قدموں کے نیچے تہہ خانے میں ہے'' ۔لینگڈن بولا۔

میری کھلکھلا کر ہنس دی۔ ''صرف رُوحانی طور پر۔ پریوری کے قدیم منشور میں یہ بات بھی موجود ہے کہ گریل کو ایک دِن اُس کے وطن فرانس پہنچایا جائے گا جہاں وہ ہمیشہ کیلئے آرام سے رہے گی۔ صدیوں سے گریل ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جائی جاتی رہی تا کہ اِسے دشمنوں کی پہنچ سے دُور رکھا جائے۔ جب یاک سانئرَ گرانڈ ماسٹر بنا تھا تو اُس نے عہد کیا تھا کہ گریل کو اُس کے اپنے وطن واپس پہنچائے گا۔ ایسی جگہ اُس کی آرامگاہ بنائے گا جو اُس کے قابل ہوگی''۔

''اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا؟''

میری کے چہرے پر سنجیدگی چھا گئی تھی۔ ''رابرٹ۔ اِس بات کو دیکھتے ہوئے کہ آج رات تُم نے جو کُچھ کیا ہے۔ اور روزلین ٹرسٹ کی ناظمہ کے طور پر، میں صرف تُمہیں اتنا بتا سکتی ہوں کہ گریل روزلین میں نہیں ہے''۔

لینگڈن نے اُس پر تھوڑا دباؤ ڈالنے کا فیصلہ کیا۔ ''لیکن سانئرَ کے سارے اشارے تو روزلین کا پتہ بتاتے ہیں''۔

''شاید، مگر تُم مطلب سمجھنے میں غلطی کر رہے ہو۔ یہ یاد رکھو کہ گریل بہت چالاک ہے۔ جیسا کہ میرا مرحوم شوہر تھا''۔

''اِس سے زیادہ واضح اشارہ کیا ہوسکتا ہے'' لینگڈن بولا۔ ''ہم ایک زیرِ زمین تہہ خانے کے اوپر ہیں جہاں سانئرَ کی بتائی ہوئی علامات بھی موجود ہیں، وہ چھت بھی جس پر ستارے ہی ستارے ہیں، اور فری میسنوں کا فن بھی۔ ہر اشارہ روزلین کی طرف ہے''۔

''اچھا چلو مُجھے وہ نظم پڑھ لینے دو'' میری نے کاغذ کھولا اور اونچی آواز میں نظم پڑھنا شُروع کی۔

جب وہ نظم پڑھ کر ختم کر چُکی تو کُچھ دیر ہونٹوں پر مُسکراہٹ لئے خاموش رہی۔

''آہ۔ یاک'' اُس نے ٹھنڈی آہ بھری۔

لینگڈن اُسے پُر اُمید نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ ''کیا آپ کو کُچھ سمجھ آیا؟''

''تُم نے تو دیکھا ہی ہے، جیسا کہ یہ روزلین کے فرش پر بھی موجود ہے۔ عام چیزوں میں بھی اشارے موجود ہوتے ہیں''

لینگڈن نے سمجھنے کی کوشش کی۔ سانئرَ کا ہر اشارہ ذُومعنی ہوتا تھا، مگر اُسے کُچھ سمجھ نہ آیا کہ سوائے اِس کے کہ یہ اشارہ روزلین کی طرف تھا۔

میری نے ایک تھکی سی جماہی لی۔ ''رابرٹ۔ میں تُمہارے سامنے ایک اعتراف کر رہی ہوں۔ اگرچہ مُجھے پریوری کی طرف سے گریل کے پوشیدہ مقام کے بارے میں کبھی نہیں بتایا گیا، مگر میں ایک ایسے شخص کی بیوی ہوں جو کہ نہایت بااثر تھا اور میرے خیال میں۔۔۔۔''۔

لینگڈن نے اُس کی بات کاٹنی چاہی مگر میری نے اُسے موقع نہ دیا۔ ''میں معذرت چاہتی ہوں کہ نہایت محنت کے باوجود تُم روزلین سے خالی ہاتھ جا رہے ہو۔ مگر مُجھے ایسا لگ رہا ہے کہ تُم جِس چیز کی تلاش میں ہو جلد ہی اُسے پا لو گے۔ ایک دِن تُم پر ساری حقیقت واضح ہو جائے گی''۔ وہ مُسکرائی۔ ''مُجھے تُم پر اعتماد ہے کہ جب تُم یہ راز جان لو گے تو اِسے راز ہی رکھو گے''۔

گھر کے دروازے کی طرف سے قدموں کی آواز آئی۔ یہ سوفی تھی۔

''آپ دونوں تو غائب ہو گئے'' وہ اُن کے نزدیک آ کر بولی۔

''میں تو بس آ ہی رہی تھی'' اُس کی نانی نے جواب دیا۔ ''شب بخیر پرنس''۔ اُس نے سوفی کے ماتھے کو چوما۔ ''رابرٹ کو زیادہ مت جگانا''۔

لینگڈن اور سوفی میری کو گھر کی طرف جاتا دیکھ رہے تھے۔ یکدم سوفی لینگڈن کی طرف مُڑی۔ اُس کی آنکھوں میں جذبات کا سمندر تھا۔

''یہ ایسا اختتام نہیں ہے جس کی مُجھے توقع تھی''۔

ہم دونوں کو۔ لینگڈن نے سوچا۔ اُسے لگا کہ سوفی نہایت مُشکل سوچوں میں گھری ہوئی تھی۔ جو حقیقت اُس پر کھُلی تھی اُس نے اُس کی زندگی بدل ڈالی تھی۔ ''تُم ٹھیک ہو نا؟ دراصل تُمہیں بہت کُچھ سمجھنا ہوگا''۔

وہ مُسکرادی۔ ''میرا خاندان بھی ہے۔ میں نئے سرے سے شُروعات کرنا چاہتی ہوں اور یہ سب سمجھنے میں تو کُچھ وقت تو لگے گا''۔

لینگڈن خاموش رہا۔

''کل تُم چلے جاؤ گے کیا؟'' سوفی نے پوچھا۔'' کُچھ دِن تو یہاں رُکو''۔

لینگڈن نے ٹھنڈی آہ بھری۔''میری واپسی ضروری ہے، اور تُمہیں ابھی کُچھ وقت اپنوں کے درمیان گُزارنا چاہئیے''

سوفی کے چہرے پر مایوسی چھا گئی۔ تھوڑی دیر کیلئے اُن کے درمیان خاموشی چھا گئی۔ آخر کار سوفی لینگڈن کے قریب آئی اور اُس کا ہاتھ تھام کر گرجے سے باہر لے آئی۔ وہ ٹیلے سے تھوڑا اوپر کی طرف چل دیئے۔ اُن کے سامنے ٹیلے سے نیچے کا سارا نظارہ تھا، چاندنی، الگ ہوتے بادلوں سے چھن کر نیچے آرہی تھی۔ وہ ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے کافی دیر خاموش کھڑے رہے۔ آسمان پر ستارے طلوع ہونا شُروع ہو گئے تھے، مشرق کی طرف ایک اکیلا ستارہ جگمگا رہا تھا۔ لینگڈن اُسے دیکھ کر مُسکرا دیا۔ یہ ستارہ نہیں بلکہ زُہرہ (Venus) سیارہ تھا۔

رات گہری ہونے کی وجہ سے ٹھنڈ بڑھ گئی تھی اور تُند ہوا چل رہی تھی۔ کُچھ دیر بعد لینگڈن نے سوفی کی طرف دیکھا۔ اُس کی آنکھیں بند تھیں اور ہونٹوں پر ایک اطمینان بھری مُسکراہٹ تھی۔ لینگڈن کو اپنی آنکھیں بھی بھاری محسوس ہونا شُروع ہوئیں۔ ہچکچاتے ہوئے اُس نے سوفی کے ہاتھ پر اپنے ہاتھ کا دباؤ ڈالا۔

''سوفی''۔

سوفی آہستگی سے اپنی آنکھیں کھول کر اُس کی طرف متوجہ ہوگئی۔ اُس کا مُطمئن چہرہ چاندنی میں نہایت خوبصورت لگ رہا تھا۔

''ہاں''۔

لینگڈن کو واپسی کے خیال سے ایک غیر مُتوقع اُداسی کا احساس ہوا۔''ہوسکتا ہے میں تُمہارے جاگنے سے پہلے چلا جاؤں'' وہ رُکا۔ اُس کے حلق میں گویا الفاظ پھنس رہے تھے۔''معاف کرنا۔۔۔ میں صحیح طرح سے۔۔۔''

سوفی نے اُس کی بات مُکمل نہ ہونے دی اور اپنا دوسرا ہاتھ اُس کے گالوں پر رکھ دیا۔

''ہم دوبارہ کب ملیں گے؟''

لینگڈن نے اُس کی آنکھوں میں دیکھا۔''کب؟'' وہ کہتے کہتے رُکا، وہ بھی یہی بات سوچ رہا تھا۔''دراصل اگلے ہفتے فلورنس میں ایک کانفرنس ہے جس میں میرا ابھی لیکچر ہے۔ اور قریباً پورا ہفتہ میری کوئی خاص مصروفیت نہیں ہوگی''۔

''کیا یہ دعوت ہے؟''

''یہ ایک بہت آرام دہ مُلاقات ہوگی''۔

سوفی کے ہونٹوں پر شرارت بھری مُسکراہٹ آگئی۔''تُم بہت کچھ خود سے سوچ لیتے ہو مسٹر لینگڈن''۔

لینگڈن اپنی جگہ پر سُکڑ سا گیا۔''میرا مطلب تھا کہ۔۔۔''

'''فلورنس میں تُم سے ملاقات بہت خوبصورت ہوگی رابرٹ۔ مگر ایک شرط پر'' سوفی کا لہجہ سنجیدہ ہوگیا۔''نہ کوئی میوزیم، نہ گرجا، نہ کوئی مقبرہ نہ کوئی فن پارہ اور نہ ہی کوئی قدیم برتن''۔

''فلورنس میں ایک ہفتہ۔۔۔ وہاں کوئی مصروفیت بھی نہیں ہوگی''

''ٹھیک ہے۔۔۔ کیا میں اِسے ڈیٹ (Date) سمجھوں؟''۔

☆☆☆☆☆☆☆

اختتامیہ

لینگڈن یکدم بیدار ہوگیا۔ وہ خواب دیکھ رہا تھا۔۔ اُس نے اپنے بستر کے ساتھ پڑے غُسل کے لباس پر نگاہ دوڑائی جس پر ہوٹل رِٹز پیرس کا مونوگرام بنا ہوا تھا۔ اُسے کھڑکی کی جالیوں سے روشنی اندر آتی دکھائی دی۔ کیا یہ صُبح ہے یا شام؟ اُس نے سوچا۔ اُسے اپنے جسم میں گرمی کا احساس ہو رہا تھا۔ وہ دو دِن خُوب سویا تھا۔ وہ یہ سوچتے ہوئے اُٹھ کر بیٹھ گیا کہ کس خواب نے اُسے جاگنے پر مجبور کیا ہے۔۔۔ پچھلے دو دن سے اُس پر معلومات کی بوچھاڑ ہو رہی تھی مگر اُس دوران اُس کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ ایسا ہوسکتا ہے؟

وہ کُچھ دیر ساکن بیٹھا رہا۔

تھوڑی دیر بعد وہ بستر سے اُترا اور غُسل خانے میں چلا گیا۔ غُسل کرتے ہوئے بھی اُس کی سوچ میں یہی بات تھی۔

نا مُمکن۔ اُس نے سوچا۔

بیس منٹ بعد وہ ہوٹل سے پلیس وینڈوم (Place Vendome) کی طرف جا رہا تھا۔ رات گہری ہو رہی تھی اور وہ سُستی محسوس کر رہا تھا۔ نیند ابھی بھی اُس پر حاوی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ ہوٹل کے ریسٹورینٹ میں کافی پیئے مگر غیر ارادی طور پر باہر نکل آیا اور مشرق کی طرف روئے ڈیس پیٹیٹس (Rue des Petits) پر چل پڑا۔ اُسے ایک عجیب سا جوش محسوس ہو رہا تھا۔ تھوڑی آگے جا کر وہ جنوب کی طرف رؤے ریشلو (Rue Ricelieu) پر مُڑ گیا، فضا میں اب چنبیلی کی پھولوں کی مہک تھی جو کہ سامنے رائل پیلس کے احاطے میں کھلے ہوئے تھے۔ وہ چلتا رہا یہاں تک کہ رائل آرکیڈ تک پہنچ گیا جو کہ سیاہ رنگ کے سنگِ مرمر سے بنی عمارت تھی۔ اندر داخل ہوتے ہوئے لینگڈن نے اپنے قدموں کے نیچے فرش کو دیکھا۔ چند لمحوں میں ہی اُسے وہ چیز نظر آگئی جس کی اُسے تلاش تھی۔ یہ فرش میں گڑے ہوئے تانبے کے سات گول تمغے تھے۔ ہر تمغے کا رِداس پانچ اِنچ تھا اور اُن پر این اور ایس (N-S) کے حُروف کُندہ تھے۔

شُمال اور جنوب (Nord. Sud)

لینگڈن جنوب کی طرف مُڑا اور تمغوں کی سیدھی قطار کو دیکھتا چلا گیا۔ اُس نے اِس قطار کے ساتھ ساتھ چلنا شُروع کر دیا، اُس کی نظریں فرش پر ہی تھیں۔ جب وہ کامڈے فرانسیسے (Comedie Franssaise) پہنچا تو اُسے فرش میں تانبے کے مزید تمغے گڑے نظر آئے۔

کئی سال پہلے لینگڈن نے پڑھا تھا کہ پیرس کی گلیوں میں ایسے ۱۳۵ نشانات لگائے گئے تھے۔ جو کہ شمالاً جنوباً سمت کا تعین کرتے تھے۔ ایک دفعہ جب وہ پیرس آیا تھا تو وہ ان تمغوں کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا دریائے سئین اور پھر پیرس کی رصد گاہ تک پہنچ گیا

تھا۔ وہاں پہنچ کر اُسے اِن تمغوں کا مقصد اور افادیت معلوم ہوئی تھی۔

درحقیقت یہ اصلی پرائم میریڈین (Prime Merdian) تھا۔

پیرس کی پہلی روز لائن (Rose Line)۔

اب وہ تیزی سے روئے ڈی ریوولی (Rue de Rivoli) کی طرف چل پڑا۔ اُسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اپنی منزل کی طرف پہنچنے والا ہے جو کہ بس دو تین سو گز کے فاصلے پر ہے۔

The holy Grail'neath ancient Roslin waits

قدیم روز لین کے نیچے ہولی گریل انتظار کر رہی ہے

سانئرَ کے لفظ روز لین کے ہجے (Roslin)، اُسترا اور صُراحی۔ ایک مقبرہ جس پر سب سے بڑے ماہر کا فن ہے۔

کیا یہی وجہ تھی کہ سانئرَ اُس سے بات کرنا چاہتا تھا؟ کیا لینگڈن نے صحیح اندازہ لگایا تھا؟

وہ آہستہ آہستہ بھاگنا شروع ہو گیا، اُسے اپنے قدموں کے نیچے روز لائن محسوس ہو رہی تھی۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ منزل اُسے اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔ وہ جب ریشیلیو کی سُرنگ سے گُزرا تو اُس کے جوش میں مزید اضافہ ہو چُکا تھا، وہ جانتا تھا کہ اِس سُرنگ کے اختتام پر پیرس کی سب سے پُراسرار یادگار ہے، جس کو بنانے کا اعلان ۱۹۸۰ میں فرانسس متراں نے کیا تھا، جس کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ بہت ساری خُفیہ تنظیموں کا رُکن ہے اور جس کا پیرس کیلئے آخری تُحفہ لینگڈن نے لوورے کے باہر دیکھا تھا۔ لینگڈن اب سُرنگ سے باہر، ایک کھُلے احاطے میں آ گیا۔ اُس کا سانس چڑھ گیا تھا، اُس نے اپنی گردن اُٹھا کر دیکھا تو اُس کے سامنے وہ یادگار موجود تھی۔

لوورے کا اہرام۔۔۔ جو کہ تاریکی میں میں بھی چمک رہا تھا۔

اُس نے کُچھ لمحے اُسے تعریفی نظروں سے دیکھا۔ اُس نے نیچے دیکھا، قدیم روز لائن نظر آ رہی تھی۔ جو کہ کیروسل ڈی لوورے تک چلی گئی تھی۔ کیروسل ڈی لوورے گھاس کا ایک گول سا قطعہ تھا جہاں کسی زمانے میں فطرت پرستوں کی تقاریب ہوا کرتی تھیں۔ لینگڈن کو محسوس ہوا کہ کیروسل ڈی لوورے میں قدم رکھتے ہی وہ کسی اور دُنیا میں آ گیا ہے۔ کیروسل ڈی لوورے میں اب پیرس کی ایک عجیب و غریب یادگار موجود ہے۔ شیشے کا ایک اُلٹا اہرام،

La Pyramide Inversee

لرزتے ہوئے، لینگڈن اہرام کے سرے تک گیا اور شیشے سے جھانکتے ہوئے نیچے موجود لوورے میوزیم کے حصے کو دیکھا۔ نچلا حصہ کُہری سی روشنی میں چمک رہا تھا۔ اُس نے اُلٹے اہرام کے نیچے دیکھا، جہاں ایک اور چیز موجود تھی، نچلے حصے میں فرش پر اُلٹے اہرام کے بالکُل نیچے، ایک چھوٹا سی یادگار تھی، جس کا ذکر لینگڈن نے اپنے مُسوّدے میں بھی کیا تھا۔ اُسے یوں محسوس ہوا کہ وہ ابھی ابھی نیند سے جاگا ہے۔ وہ حیران تھا کہ یہ کیسے مُمکن ہے؟ اُس نے نظریں اُٹھائیں اور لوورے کی عمارت پر گاڑ دیں، جس میں دُنیا کے مشہور ترین فنکاروں کے فن پارے موجود تھے۔

ڈاونچی۔ بوتیچیلی۔

Adonrned in masters' loving art, She lies.

شدید حیرانی میں لینگڈن نے پھر اُلٹے اہرام کے شیشے سے نیچے جھانکا۔

مُجھے نیچے جانا چاہیئے۔

وہ کیروسل ڈی لوورے سے باہر نکل کر لوورے کے داخلی راستے کی طرف چل پڑا۔ دِن کے آخری زائرین لوورے سے نکل رہے تھے۔

اُس نے گھومنے والے دروازے سے اندر داخل ہو کر خم دار سیڑھیوں کی راہ لی جو نیچے کی طرف جاتی تھیں۔ جب وہ نیچے پہنچا تو ایک لمبی سُرنگ میں داخل ہو گیا جو کہ اُلٹے اہرام کے نیچے موجود حصے کی طرف جاتی تھی۔ سُرنگ کے اختتام پر ایک بڑا ہال تھا جس کی چھت سے اُلٹا اہرام لٹکا ہوا تھا۔ جس کی شکل V کی طرح تھی۔ صُراحی۔

لینگڈن نے اُوپر سے نیچے تک دیکھا۔ یہ فرش سے صرف چھ فُٹ کی بُلندی پر لٹکا ہوا تھا۔ اور اِس کے نیچے بھی ایک چھوٹا سا اہرام بنا ہوا تھا۔ جس کی بُلندی صرف تین فٹ تھی۔ اِتنی بڑی عمارت میں صرف یہی ایک چھوٹی سی چیز تھی۔ لینگڈن کے مُسودے میں لوورے میں موجود دیویوں کے فن کا ذکر بھی تھا، اُس نے اِس چھوٹے اہرام کا ذکر بھی کیا تھا۔ یہ چھوٹا اہرام فرش سے باہر یوں اُبھرا ہوا ہے جیسے برف کا تودہ ہوتا ہے، ایک بہت بڑے اہرام کا بُلند ترین مقام۔ جو کہ فرش کے نیچے چھُپا ہوا ہے۔ ویران ہال میں ہلکی ہلکی روشنی تھی۔ دونوں اہراموں کی نوکیں ایک دوسرے کی طرف مُڑی ہوئی تھیں بلکہ تقریباً ایک دوسرے سے جُڑی ہوئی تھیں۔

The Chalice above. The Blade below

The blade and chalice guarding o'er Her gates.

اوپر صُراحی۔ نیچے اُسترا۔

صُراحی اور اُسترا اُس کے دروازے کی حفاظت کر رہے ہیں۔

لینگڈن کو میری شاویل کی بات یاد آئی۔ ایک دِن تُم پر عیاں ہو جائیگا۔

وہ قدیم روز لائن کے نیچے کھڑا تھا، جس کے اِردگرد بہترین فنکاروں کا فن تھا، اِس سے بہتر مقام نہیں ہو سکتا تھا جو سانئرَ کی نظروں کے سامنے رہے۔ اُسے ایسا لگا جیسے وہ گرانڈ ماسٹر کی نظم کا معنی سمجھ گیا ہے۔ اُس نے گردن اوپر اُٹھائی اور شیشے سے آسمان کی طرف جھانکا، ستاروں سے بھری رات۔

She rests at last beneath the starry skies.

آخر کار وہ ستاروں بھرے آسمان کے نیچے آرام کر رہی ہے۔

ایسا لگ رہا تھا کہ تاریکی سے، گُمشدہ الفاظ کی گونج سُنائی دے رہی ہے۔

ہولی گریل کو تلاش کرنے کی مُہم دراصل مگدالہ کی مریم کو عزت اور تکریم دینے کیلیئے ہے۔

لینگڈن نے تعظیم سے سر جُھکا دیا، اُسے لگا کہ کسی عورت کی آواز اُسے سُنائی دے رہی ہے، صدیوں کی دانائی۔۔۔اُسے مُخاطب کر رہی ہے۔

(انگریزی کے مشہور ناول ''The Da Vinci Code'' کا اُردو ترجمہ)
مُقدّس پیالہ
مُحمّد سعید عمران